بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 47 | ۹ تا ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ، 19 تا 25 فروری 2016ء | شمارہ: 08

ملک منفی سیاست کا متحمل نہیں ہوسکتا

بعض سیاستدان حکومت اور فوج کی ہم آہنگی پر پریشان ہیں

امیر محترم حافظ ساجد میر حفظہ اللہ

قصاص

عقلمندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے!

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردِ خاص!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- نابینا سے پردہ.....؟!
- زمین ٹھیکے پر دینا.....؟!
- باپ کا بیٹی کو نکاح پر مجبور کرنا.....؟!

فلپائن کا ایک داعی اور اس کی تبلیغی سرگرمیاں!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

رشتہ داروں کے حقوق

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى﴾ (النسآء: 36)

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان والا رویہ رکھو اور رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

عبادت اور اطاعت صرف اور صرف اللہ کا حق ہے' اسی طرح اسی کی رضا اور خوشنودی کے لیے نیک اعمال کی بجا آوری ہونی چاہیے۔ اس کے بعد بندوں کے حقوق میں سب سے پہلے اعزہ و اقربا کے حقوق ہیں ان کے ساتھ حسن معاشرت اور صلہ رحمی، مصیبت و تنگی میں معاونت' تنگ دستی اور فقر میں صدقہ کے ذریعے مدد ایک رشتہ دار کا حق ہے۔ رشتہ داروں میں سب سے پہلے والدین ہیں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک اولاد پر فرض ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ (العنکبوت: 8)

''ہم نے ہر انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔''

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتے ہوئے قرآن نے ایک وصف یہ بھی بتلایا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ خوش اخلاق تھے:

﴿وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا﴾ (مریم)

''اور (یحییٰ علیہ السلام) اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا' وہ گناہ گار اور سرکش نہ تھا۔''

اس کے بعد رشتہ داروں کے ساتھ بھی نیکی اور احسان والا معاملہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے چاہے وہ قریبی ہوں یا دور کے رشتہ دار' ان کے ساتھ نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا حکم اس آیت مبارکہ میں ہے۔ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنے کا مطلب مشکل اور پریشانی میں ان کا ساتھ دینا' غربت اور تنگ دستی میں اپنے مال میں سے ان پر خرچ کرنا اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾

''آپ ﷺ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ آپ فرما دیجیے کہ مال میں سے جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ تمہارے والدین، عزیز و اقربا، یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ تم جو بھی نیکی کرو گے اللہ کو اس کا پورا پورا علم ہے۔''

اللہ کی اطاعت میں رہنے اور شرک سے بچنے کے بعد والدین اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا مطلب واضح ہے کہ اگر انسان ان اوامر کی پروا نہیں کرتا تو گویا وہ اللہ سے اعراض کرتا ہے، اس کے احکام سے منہ موڑتا ہے اور مخلوق کو ہیچ جان کر تکبر کی روش اپناتا ہے۔ اس پر تنبیہ کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (النسآء)

''اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

حقیقی مسلمان کون؟!

[عن أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ".] (بخاری)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔'' (بخاری)

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کچھ حقوق بھی ہیں' ان حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اس کی جان اور مال کی حفاظت کی جائے۔

مذکور بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ حقیقی مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ زبان سے محفوظ ہونے کا مطلب ہے کہ وہ کسی کی غیبت نہ کرے' گالی نہ دے' طعنہ نہ دے اور ہاتھ سے تکلیف دینے کا مطلب زدوکوب بھی ہے اور اپنے قلم سے کسی کے خلاف لکھنا یا کسی کی برائی تحریر کرنا ہے۔ زبان اور ہاتھ جسم کے ایسے اعضاء ہیں جن کے ذریعے انسان کسی کو فائدہ بھی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی دے سکتا ہے۔ لہٰذا رسول اکرم ﷺ نے دونوں اعضاء سے دوسروں کو محفوظ رکھنے کا حکم دیا۔ زبان کے لگائے ہوئے زخم کبھی مندمل نہیں ہوتے جبکہ تیر اور تلوار کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی زبان اور ہاتھوں کی حفاظت پر بھرپور توجہ دینی چاہیے' زبان سے نکلے ہوئے کلمات کبھی واپس نہیں ہوتے لہٰذا پہلے سوچو پھر بولو کی پالیسی پر عمل کرنا چاہیے۔

حدیث مبارک کے دوسرے حصے میں آپ ﷺ نے اصلی مہاجر کی تعریف فرمائی کہ نقل مکانی کرنے والا مہاجر نہیں ہے' اصل مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ ہجرت' یعنی نقل مکانی بہت بڑا اور مشکل کام ہے اور ہجرت کرنے سے اللہ تعالیٰ پہلے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے مگر جو اللہ کی طرف سے منع کردہ کاموں کو چھوڑ دے اسے رسول اللہ ﷺ نے اصلی مہاجر قرار دیا ہے۔ گناہوں کو چھوڑنا بہت مشکل کام ہے لیکن جو شخص اللہ کے خوف سے گناہ چھوڑ دے اور اپنی بد عادت کو ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے اور بعض اوقات اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں خود غرضی کا یہ عالم ہے کہ ہر کوئی اپنی ذات کی فکر میں ہے نہ کسی کی جان محفوظ ہے اور نہ ہی عزت و مال محفوظ ہے۔ مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں جس کے نتیجے میں ہر کوئی پریشان ہے۔ ہر جگہ فساد ہی فساد ہے۔ ان تمام پریشانیوں کا حل اسی بات میں ہے کہ ہر شخص اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کی حفاظت کرے' اللہ کے خوف سے گناہ چھوڑ دے اور دنیا میں امن قائم کرنے میں معاونت کرے۔

احوالِ واقعی!

پاکستان دنیا کی وہ اہم مملکت ہے جو لا الٰہ الا اللہ کے نام پر معرض وجود میں آئی تھی۔ اس کے قیام کے لیے اسلامیان برصغیر نے اس لیے جانی' مالی' عزت ووقار اور گھر بار کی قربانیاں دی تھیں اور خون کا دریا عبور کر کے یہاں پہنچے تھے کہ وہ اس خطۂ ارض میں نفاذِ اسلام کی صبح طلوع دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ حکمران یہاں جنگِ اقتدار میں الجھ گئے اور اپنے نصب العین کو فراموش کر دیا۔ چنانچہ ۶۸ سال گزر جانے کے باوجود یہاں اسلامی اقدار کی حکمرانی قائم نہ ہوسکی۔ اسی جرم کی پاداش میں ملک ایک ایسے سانحہ سے دو چار ہوا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس سے میری مراد سانحہ سقوطِ ڈھاکہ ہے۔

آج وطن عزیز بے شمار مسائل سے دو چار ہے۔ امن وامان کی صورتحال ناگفتہ بہ ہے۔ کمر توڑ مہنگائی نے عوام کا جینا دو بھر کر دیا ہے۔ دہشت گردی کے نام پر دھماکوں اور غارت گری کی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ جن سے سکول' کالج' یونیورسٹیاں' دینی مدارس' مساجد اور ہسپتال بھی محفوظ نہیں۔ اس طرح بے گناہ لوگوں کا خون بہایا جاتا ہے۔ ایسی قوتوں سے ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے۔ ہمیں نہ صرف ان کی مذمت کرنی چاہیے بلکہ ان کے مذموم اور اسلام وملک دشمن عزائم کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام تو امن وسلامتی کا دین ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ہمیں اپنے سفرِ زندگی میں اسوۂ رسول اللہ ﷺ کو دلیل راہ بنانا چاہیے۔ اگرچہ آرمی کی کوششوں اور قربانیوں سے دہشت گردی پر بڑی حد تک قابو پا لیا گیا ہے مگر اس کے مکمل خاتمہ کے لیے ابھی جد وجہد کی ضرورت ہے تاکہ ملک صحیح معنوں میں امن وسلامتی کا گہوارہ بن سکے۔ اس کے لیے اس وعدہ کو ایفاء کرنا بھی ضروری ہے جو تحریک پاکستان کے وقت اپنے اللہ تعالیٰ سے کیا گیا تھا کہ تیرے ملک میں تیرا قانون نافذ ہوگا۔ مگر ابھی تک ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک نہیں کیا گیا۔ ابھی تک ملک میں انصاف کا دور دورہ نہیں ہوا۔ بڑے اور با اثر لوگ قانون کی گرفت سے بچ جاتے ہیں اور عوام کے لیے انصاف کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ہم اسلام کے ماننے والے ہیں' ہمیں معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ عدل ومساوات کی زندگی تھی۔ ایک موقع پر ایک مجرم کی رہائی کے لیے آپ ﷺ کے پاس بڑی قریبی سفارش پہنچی تو آپ نے فرمایا: [لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا] یعنی ''اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی نگاہ میں امیر وغریب' حاکم ومحکوم' کمزور وقوی' غلام وآزاد اور فقیر وغنی' سب برابر ہیں۔ یہ چیزیں اسلامی معاشرے کا حسن ہیں۔

اس اعتبار سے اسلامی دنیا میں سعودی عرب واحد مملکت ہے جہاں شریعت مطہرہ کے قوانین عملاً جاری وساری ہیں۔ اس کا نظام' اسلام کی سیاسی بنیادوں پر استوار ہے۔ اسی نظام کی بدولت لوگوں کو سیاست ومعاشرت' عدل وقضاء' اقتصاد ومعیشت اور علم وآگہی کا وہ مقام حاصل ہے جو شاید ہی کسی دوسرے معاشرے کو حاصل ہو۔ آج مملکت سعودیہ علم وہنر' علم وادب' تعمیر وترقی' علوم وفنون اور زندگی کے دیگر شعبوں میں ترقی کی معراج پر ہے۔ امن وامان' سکون واطمینان کی فضا قائم ہے۔ ہر شہری زندگی کی بنیادی سہولتوں سے شاداں وفرحاں ہے۔ خادم حرمین شریفین سلمان بن عبدالعزیز حفظہ اللہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع وتزئین اور حجاج ومعتمرین کو سہولتیں مہیا کرنے کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول رکھے ہیں۔

آج وطن عزیز ملکی وغیر ملکی قرضوں میں پھنسا ہوا ہے۔ دیگر وجوہ کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے غیر پیداواری اخراجات بے حد بڑھا لیے ہیں۔ پاکستان سٹیل مل اور پی آئی اے جو کبھی نفع بخش ادارے تھے آج قرضوں تلے دبے ہوئے ہیں۔ ان اداروں میں بے تحاشا سیاسی بنیاد پر آدمی بھرتی کر رکھے ہیں۔ جہاں پانچ ملازمین کی ضرورت ہے وہاں بیس آدمیوں کی تنخواہ کا بوجھ ڈال رکھا ہے۔ جب تک ضرورت کے مطابق عملہ نہ رکھا جائے گا یہ

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
قصاص کی حکمت اور اس کے احکام (خطبہ)	6
اسلامی جہاد اور دہشت گردی میں فرق	10
بزرگ تابعی حضرت ربیع بن خثیمؒ	14
آہ ..... ابوجی مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ	16
فلپائن کا ایک داعی	18
رد قادیانیت ..... علمائے اہل حدیث	21
یادِ رفتگان ..... مولانا عبدالسمیع جعفریؒ	22
رپورٹ ..... فیصل آباد کا ڈویژنل اجلاس	24
اخبار الجماعۃ	25

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''السلفیہ پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ادارے خسارے سے نہیں نکل سکتے۔ ذرا غور فرمائیں کہ ۲۰۱۳ء میں پی آئی اے کے اٹھارہ طیارے فعال تھے اور ملازمین کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔ یعنی فی طیارہ ایک ہزار ملازم جبکہ ایئر انڈیا فی طیارہ ۱۱۴ ملازمین اور ٹرکش ایئرلائن ۶۴ ملازم فی طیارہ اور طیاروں کی تعداد تقریباً ۲۸۰ ہے۔ حکمرانوں کو اس پر غور وفکر کرنا چاہیے اور ان اداروں کو نفع بخش بنانے کے لیے سود مند پالیسیاں اپنانا چاہئیں۔ وہ خود بھی کاروبار کرتے ہیں۔ اس لیے نفع ونقصان کے اندیشوں سے بخوبی واقف ہیں۔

آخر میں ایک تاریخی واقعہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخ ایک دین پسند خلیفہ نور الدین زنگی کے نام سے بخوبی آگاہ ہے کہ ایک طویل وعریض اور زرخیز علاقہ اس کے زیر نگیں تھا۔ حرمین شریفین اور یمن تک اس کا نام ایک انصاف پسند خلیفہ کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔ اس کا طرز زندگی نہایت سادہ تھا۔ شام کے شہر حمص میں تین دکانیں تھیں۔ (جن کو خلیفہ نور الدین زنگی نے مال غنیمت کے حصہ سے خریدا تھا) ان ہی تین دکانوں کے کرایہ کی آمدنی خلیفہ نے ملکہ کے لیے مختص کر دی تھی۔ اس طرح سالانہ کل بیس دینار ملکہ کو ملتے تھے۔ ملکہ نے خلیفہ سے تنگی کی شکایت کرتے ہوئے اس مشاہرے میں اضافہ چاہا تو خلیفہ نور الدین زنگی نے کہا: ''میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں۔ میرے قبضہ میں حکومت کی جو آمدنی ہے میں اس کا صرف خزانچی ہوں۔ میں اس مال میں خیانت کر کے جہنم کی آگ میں تمہارے لیے گھس نہیں سکتا۔''

کاش! آج کرپشن کرنے والے لوگ اس سے سبق حاصل کریں کیونکہ کرپشن نے ملک کو کنگال کر دیا ہے۔

ملک منفی سیاست کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ پروفیسر ساجد میر

کنٹینر کی سیاست پہلے بھی ناکام ہوئی آئندہ بھی ناکام ہوگی۔ بہت سے سیاستدان فوج اور حکومت کے درمیان ہم آہنگی سے پریشان ہیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملک منفی سیاست کا متحمل نہیں ہو سکتا، کنٹینر کی سیاست پہلے بھی ناکام ہوئی اور آئندہ بھی ناکام ہوگی۔ عمران خاں خیبر پختونخواہ میں اپنی کارکردگی دکھائیں۔ اورنج ٹرین کا منصوبہ اہل لاہور کے لیے جدید سفری سہولتوں کا شاہکار ثابت ہوگا۔ سی پیک منصوبہ کی راہ میں بھی روڑے اٹکائے جارہے ہیں۔ بلوچستان میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی دفتر میں علماء کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار رکھنے کی دشمن کی خواہش کو ہمارے سیاستدان پورا کررہے ہیں۔ احتجاج اور دھرنے حکومت کے خلاف نہیں اقتصادی ترقی اور خوشحالی کے منصوبوں کے خلاف ہیں۔ پی آئی اے کے بحران کی وجوہات پوری قوم جانتی ہے، اس کو ایشو بنا کر عوام کو اشتعال دلانے کی کوشش ناکام ہوگی۔ کراچی کے عوام نے پی ٹی آئی کے احتجاج کو مسترد کردیا ہے۔ قوم باشعور ہے، اسے جعلی نعروں اور شعبدہ بازیوں سے بے وقوف نہیں بنایا جاسکتا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بہت سارے سیاستدان فوج اور حکومت کے درمیان مثالی ہم آہنگی سے بھی پریشان ہیں۔ چور راستوں سے اقتدار میں آنے کا زمانہ اب ختم ہوگیا ہے۔ دہشت گردی کے خاتمے اور اقتصادی ترقی کے منصوبوں پر حکومت اور فوج میں یکجہتی خوش آئند ہے۔ جمہوری نظام کی مضبوطی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے کہ تمام ادارے اپنی آئینی حدود میں اپنی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کریں۔

کشمیریوں نے بہت قربانیاں دی ہیں، پاکستان سمیت تمام مسلم ممالک ان کے لیے قربانی دیں

مقبوضہ کشمیر پر بھارتی قبضہ چھڑانے کے لیے جنگ بھی کرنا پڑی تو دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ ہم کب تک کشمیر ڈے مناتے رہیں گے؟

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر پر بھارتی قبضہ چھڑانے کے لیے جنگ بھی کرنا پڑی تو دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ ہم کب تک کشمیر ڈے مناتے رہیں گے، یو این او کی قراردادوں پر عمل درآمد کے لیے پاکستان کو ڈیڈ لائن دینی چاہیے۔ کشمیریوں کو استصواب رائے کے حق سے اب زیادہ دیر تک محروم نہیں رکھا جاسکتا۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ کشمیریوں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ اب پاکستان سمیت مسلم ممالک کو کشمیریوں کے لیے قربانی دینا ہوگی۔ کشمیر کا مقدمہ یو این او کے فورم پر ازسرنو اٹھایا جائے۔ پاکستان کو سفارتی محاذ پر کشمیریوں کی بھرپور وکالت کرنی چاہیے۔ کشمیریوں کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی سطح پر بھرپور مدد کرنی چاہیے۔ اگر بھارت مذاکرات کے ذریعہ نہیں مانتا تو پھر جنگ کا آپشن بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی آئینی ہے، دنیا کو انکا ساتھ دینا چاہیے۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر پر 8 لاکھ فوج داخل کر کے کشمیریوں کا جینا محال کررکھا ہے۔ اب تک ڈیڑھ لاکھ کشمیریوں کو شہید کیا جاچکا ہے۔ کشمیر کا تنازعہ حل کیے بغیر خطے میں امن قائم نہیں ہوسکتا اور نہ ہی بھارت سے تجارت ہوسکتی ہے۔ جو لوگ کشمیر سے بالا بالا بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھانا چاہتے ہیں تو وہ کشمیریوں سے مخلص نہیں ہیں، اس لیے کہ کشمیری تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار احمد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

نابینا سے پردہ

سوال میں نے بچپن میں ایک نابینا استاد سے قرآن مجید حفظ کیا' اب میں شادی شدہ ہوں' بعض اوقات انہیں ملنے کے لیے جاتی ہوں تو کیا مجھے ان سے پردہ کرنا چاہیے جبکہ انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ قرآن وحدیث کے مطابق جواب مطلوب ہے۔

جواب شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے اساتذہ سے میل ملاقات اور رابطہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن عورت کو ملاقات کے وقت خلوت ممنوع ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ''کوئی آدمی کسی عورت کے محرم کے بغیر اس کے ساتھ خلوت نہ کرے۔'' (بخاری' النکاح: ۵۲۳۳)

بلکہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ ''ایسے حالات میں ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (مسند امام احمد: ج ۱' ص ۱۸)

ان احادیث کی روشنی میں ہم کہتے ہیں کہ عورت اگر کسی غیر محرم سے ملاقات کرنا چاہتی ہے تو اپنے بھائی' باپ' بیٹے یا خاوند کی معیت میں کرے' محرم کے بغیر ملاقات کرنا جائز نہیں۔ شریعت اسلامیہ میں فتنہ وفساد کی روک تھام کے لیے خواتین کو پردے کا حکم دیا ہے تاکہ عورت کے محاسن اور فتنہ خیز اعضاء دوسروں کی آزمائش اور امتحان کا ذریعہ نہ بنیں' جبکہ نابینا انسان کوئی چیز نہیں دیکھ سکتا۔ ہمارے رجحان کے مطابق عورت نابینا شخص کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرسکتی ہے اگرچہ بہتر ہے کہ وہ ایسے حالات میں بھی بے حجاب نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

نابینا سے پردہ کے متعلق اہل علم کا ایک دوسرا موقف بھی ہے کہ عورت کو ان حضرات سے بھی پردہ کرنا چاہیے' وہ اس سلسلہ میں درج ذیل روایت پیش کرتے ہیں۔

سیدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھی اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی وہیں تھیں' اس دوران میں سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ ہمیں پردے کے احکام دے دیئے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پردہ کرو۔'' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہے؟ ہمیں دیکھتا نہیں اور پہچانتا بھی نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھتی ہو۔'' (ابوداود' اللباس: ۴۱۱۲)

امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ترمذی' الادب: ۲۷۷۸)

یہ روایت اگر صحیح ہے تو اس کی توجیہ امام ابوداودؒ نے بایں الفاظ کی ہے: ''سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے پردے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ صرف ازواج مطہرات کے لیے خاص تھا' عام مسلمان خواتین کے لیے یہ ضروری نہیں۔'' (ابوداود' حدیث نمبر: ۴۱۱۲)

قرآن کریم کی بھی صراحت ہے کہ ''ازواج مطہرات عام مسلمان خواتین کی طرح نہیں ہیں۔'' (الاحزاب: ۳۲)

لیکن ہمارے رجحان کے مطابق یہ روایت ضعیف ہے' جیسا کہ محدث العصر علامہ البانیؒ نے اس کے ضعیف ہونے پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: ج ۱۲' ص ۸۹۹)

پھر یہ حدیث ایک دوسری صحیح حدیث کے خلاف ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ان کے چچازاد سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گذارنے کے متعلق فرمایا تھا' کیونکہ نابینا شخص ہے اور تو اس کے ہاں اپنے زائد اور فالتو کپڑے اتار سکتی ہو۔ (مسلم' الطلاق: ۱۴۸۰)

بہرحال صورت مسئولہ میں ہم سائلہ کو فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ اپنے استاد کے ہاں جاسکتی ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور ان سے پردہ کرنے کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

ٹھیکے پر زمین دینا

سوال اگر کوئی شخص اپنی زمین کسی کو معین اجرت کے بدلے ٹھیکے پر دیتا ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ میں نے کسی عالم سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے' قرآن وحدیث کے مطابق اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

جواب رسول اللہ ﷺ کے دور میں مزارعت کی دو صورتیں حسب ذیل تھیں:

- زمین کو چند شرائط کے ساتھ بٹائی پر دیا جاتا تھا' پھر پیداوار کو تقسیم کرلیا جاتا تھا۔

زمین کو ایک معین اجرت پر ٹھیکے پر دے دیا جاتا اور ٹھیکے پر لینے والا اس کی جملہ پیداوار اٹھاتا۔

یہ دونوں صورتیں رائج تھیں' البتہ ناجائز صورتوں کو آپ ﷺ نے حرام قرار دیا تھا۔ مثلاً زمین کا مالک پانی کے راستوں' چھوٹی نالیوں کے کناروں اور برساتی نالوں کے سرے پر واقع زمین کی پیداوار کو اپنے لیے مخصوص کر لینا' اس ظالمانہ صورت سے منع کیا گیا اور ان صورتوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا جن میں حصے متعین اور محفوظ ہوتے تھے یا پھر بٹائی پر دینے کی بجائے نقدی کے عوض زمین دینے کی تلقین فرمائی تاکہ کسی فریق پر زیادتی اور ظلم نہ ہو۔ بہرحال زمین دینے کا معاملہ کھلا' شفاف' واضح اور شریعت کی شرائط کے مطابق ہے تو اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں' ٹھیکے پر زمین دینے کی متعدد احادیث میں صراحت ہے۔

سیدنا حنظلہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو سونے' چاندی (نقدی) کے عوض ٹھیکے پر دینے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔'' (بخاری' المزارعۃ: ۲۳۴۶)

ایک دوسری حدیث میں سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ہی زمین کاشت کرنے کے اہل ہیں' ایک وہ جسے کوئی زمین بطور وقفہ دی گئی ہو اور وہ اسے کاشت کرے۔ دوسرا وہ جس کی اپنی زمین ہو وہ اسے کاشت کرے۔ تیسرا وہ شخص جو زمین کو سونے چاندی (نقدی) کے عوض ٹھیکے پر لے اور اسے کاشت کرے۔'' (ابوداود' البیوع: ۳۴۰۰)

اس سلسلہ میں ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھیکے پر زمین دینے سے منع کیا ہے۔ (نسائی' المزارعۃ: ۳۹۵۸)

اس روایت میں عیسیٰ بن سہل نامی ایک راوی ہے جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' دیگر کسی محدث نے اس کی توثیق نہیں کی' لہٰذا یہ روایت قابل حجت نہیں' بہرحال زمین کو ٹھیکے پر دیا جا سکتا ہے' اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ واللہ اعلم!

سگریٹ پینے والے خاوند سے طلاق کا مطالبہ

سوال میرا خاوند سگریٹ پیتا ہے جو میرے لیے انتہائی ناگواری کا باعث ہے' وہ اس کی وجہ سے دمہ کی بیماری سے دوچار ہے' میں نے کئی مرتبہ اسے سمجھایا لیکن وہ باز نہیں آتا' کیا ایسے حالات میں طلاق کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب سگریٹ نوشی حرام ہے کیونکہ تمباکو خبیث اشیاء سے ہے' اطباء نے اس کے بے شمار نقصانات سے ہمیں آگاہ کیا ہے حتی کہ وزارت صحت نے بھی اسے مضر صحت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بایں الفاظ بیان کیے ہیں: ''وہ ان پر پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔'' (الاعراف: ۱۵۷)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کچھ حلال کیا گیا ہے؟ آپ فرما دیں تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔'' (المائدہ: ۴)

جب تمباکو خبیث ہے تو اس کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے' لہٰذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے پیش نظر اس کا ترک ضروری ہے۔ ہم سائلہ کو وصیت کرتے ہیں کہ وہ حکمت عملی کے ساتھ اپنے خاوند کو سمجھاتی رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہے کہ وہ اسے ترک کر دینے کی توفیق دے۔ بار بار کہنے کے باوجود وہ اس پر اصرار کرتا ہے اور سگریٹ نوشی سے باز نہیں آتا تو ایسے خاوند سے خلاصی حاصل کرنے کے لیے طلاق کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ فیصلہ خوب سوچ سمجھ کر کیا جائے' جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ واللہ اعلم!

باپ کا بیٹی کو نکاح پر مجبور کرنا

سوال میرے باپ نے میری بہن کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کر دیا ہے' جبکہ بہن سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا' نکاح فارم پر بھی میری والدہ نے دستخط کیے ہیں' اس طرح یہ کارروائی مکمل کی گئی ہے۔ کیا شرعی طور پر ایسا نکاح صحیح ہے؟

جواب نکاح کے لیے بنیادی طور پر دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے: ایک یہ کہ لڑکی' رضامند ہو اور دوسرا یہ کہ ولی کی اجازت ہو۔ لڑکی کی رضامندی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کنواری عورت کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر نہ کیا جائے۔'' (بخاری' النکاح: ۵۱۳۶)

بلکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ کنواری عورت سے اس کا باپ اس کے نفس کے متعلق اجازت حاصل کرے۔ (مسلم' النکاح: ۱۴۲۱)

اختلاف کے وقت یہ حدیث نص صریح کی حیثیت رکھتی ہے' لہٰذا اس پر عمل ضروری ہے' باپ کا زبردستی اپنی بیٹی کا کسی ایسے شخص سے کر دینا جسے وہ نہ چاہتی ہو حرام اور ناجائز ہے' ایسے حالات میں نکاح نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے نکاح کو مردود قرار دیا تھا۔ (بخاری' النکاح: ۵۱۳۸)

پھر سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی نے نکاح فارم پر دستخط بھی نہیں کیے بلکہ اس کی والدہ نے یہ کام کیا ہے' ایسے حالات میں اس قسم کے نکاح کو کیسے صحیح قرار دیا جا سکتا ہے؟ واللہ اعلم!

قصاص کی حکمت اور اس کے احکام

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی/ جناب عاطف الیاس
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 25 ربیع الثانی 1437ھ/ 5 فروری 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

بندگان خدا! اللہ کی عبادت کیجیے، اس کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے آپ کو دین اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے۔ یہ دین عظیم مرتبہ والا، بلند خصلتوں والا اور واضح دلائل واحکام والا دین ہے۔

''سنو! اپنے رب کے رستے پر چلو! تقویٰ کے سوا کسی کی رہنمائی مت چاہو! دنیا پر بھروسہ مت کرو! اپنے پروردگار پر اعتماد کرو اور اسی کو اپنا نگہبان سمجھو۔''

اے مسلمانو! اسلامی شریعت کے مقاصد کا علم حاصل کرنے کے لیے اور دلائل تلاش کرنے کے لیے، ان پر عمل کرنے اور انہیں اپنانے کے لیے، ان کی حکمتیں اور ان کے پوشیدہ اسرار ورموز جاننے کے لیے جو شخص نظر اُٹھاتا ہے، اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ شریعت اپنے حقائق میں بے مثال ہے۔ اپنی چھوٹی سے چھوٹی چیز میں باکمال ہے، یہ ہر دور میں قابل نفاذ ہے، ہر نو ایجاد، جدید اور ہر نئی مشکل کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہے۔ بلکہ یہ ہر بے بنیاد اور گمراہ کن طوفانِ افکار، اور پر فریب و پر اسرار خواہشات کی امواج سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

اگر کوئی مفکر و مدبر مقاصد شریعت پر نظر دوڑائے تو وہ یقین کے ساتھ جان لے گا کہ حفاظتِ دین کے بعد مقاصد شریعت کی اصل اور اساس، نفسِ انسانی کی حفاظت ہے۔ وہ نفس کہ جسے اللہ تعالیٰ نے تکریم اور شرف سے نوازا ہے، جس کی طرف اپنے کلام مبارک میں اشارہ فرمایا ہے، جس کی قسم کھا کر اس کی اہمیت بڑھائی ہے اور جسے پاکیزگی عطا فرمائی ہے۔ کیا ہی عظیم قائل کا فرمان ہے:

﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا﴾ (الشمس)

''قسم ہے! نفس انسانی کی اور اُس ذات کی کہ جس نے اُسے ہموار کیا۔''

نفسِ انسانی کو اللہ تعالیٰ نے جس تکریم اور جس شرف سے نوازا ہے، یہ حفاظت وضمانت کا حیران کن نظام ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے اسے بغیر کسی ثابت جرم کے ہلاک ہونے سے روکا ہے۔ بھلا انسانی نفس کو کس طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے جبکہ انسانی نفس کا قتل تخلیقِ الٰہی اور اس کی حکمتِ ربانی کو للکارنے کے مترادف ہے۔ یہ تو اللہ رب العزت کی قدرت ونعمت پر حملہ ہے۔

اے امت اسلام! تمام شریعتوں میں انسانی جان کی حفاظت کی گئی ہے، کیونکہ انہی کی حفاظت پر نظامِ عالم قائم ہے اور قتل، حکمتِ تخلیق وایجاد کی عین ضد ہے۔ شریعت اسلامیہ میں تو اللہ رب العزت نے قتل کو شرک کی مانند قرار دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾

''جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے۔'' (الفرقان: 68)

شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''فساد، دین میں بھی ہو سکتا ہے اور دنیا میں بھی۔ دنیا کا سب سے بڑا فساد، بغیر کسی جرم کے انسانی نفس کا قتل ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ قتل کو سب سے بڑے فساد، یعنی کفر کے بعد بدترین گناہ قرار دیا گیا ہے۔

پروردگارِ عالم نے انسانوں کو بہار کے باغوں کی سی زندگی عطا فرمائی ہے۔ نفسِ انسانی کی حفاظت فرمائی ہے اور اسے نظامِ کائنات اور شریعت اسلامیہ کا پابند بنایا ہے۔ آیات بینات میں فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾

''اور جس نے کسی کی جان بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔'' (المآئدۃ: 32)

اللہ تعالیٰ نے نفسِ انسانی کو ہلاک کرنے والی ہر شے سے منع فرمایا ہے اور اس جرم کی ہر راہ بند فرمائی ہے۔ چنانچہ لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے، اختلافات اور ناراضیوں سے روکا ہے۔ جس شخص کا نفس اس بدترین جرم پر اسے اکساتا ہو، اسے اللہ رب العزت نے بدترین وعید سنائی ہے، فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النسآء)

''رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔''

اے معصوموں کے قاتل! تیرا دن بھی آنے والا ہے۔ جب تو کڑوی حسرت کا مزہ چکھے گا۔ سو تو ایک کالے دن کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جا، جب تجھے، زندگی کی ذلت کے بعد، ذلت کی موت کا بھی سامنا ہوگا۔

اے مؤمنو! دین اسلام، دین امن ہے۔ شریعت اسلامیہ کے احکام در حقیقت لوگوں کی دنیا وآخرت سنوارنے کے لیے ہیں۔ جہاں بھلائی یقینی نظر آئے، شریعتِ الٰہی کا حکم بھی اسی جگہ نظر آتا ہے۔ ہماری شریعت بناؤ ہے بگاڑ نہیں، تعمیر وترقی ہے تباہی وبربادی نہیں۔

اے مؤمنو! دین اسلام، دین امن ہے۔ شریعت اسلامیہ کے احکام در حقیقت لوگوں کی دنیا وآخرت سنوارنے کے لیے ہیں۔ جہاں بھلائی یقینی نظر آئے، شریعتِ الٰہی کا حکم بھی اسی جگہ نظر آتا ہے۔

ہماری شریعت بڑھاتی ہے فنا نہیں کرتی۔

تاہم جماعت سے الگ ہونے والے چند گمراہ گروہ نوک دار اسلحہ لیے، پرفریب سوچیں اپنائے، بے بنیاد منہج پر عمل کرتے ہوئے سوئے فتنوں کو جگانے اور معصوم خون کو بہانے میں لگے ہیں۔ وہ زمین میں فساد برپا کرنے میں جتے ہیں اور جرائم کرنے میں مگن ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس بابرکت ملک کی کمائی پر پانی پھیر دیں، اس کی عمارتیں زمین بوس کر دیں اور اس کی خوش قسمتی، اس کی کرشماتی طاقت، اس کی قوت کے مراکز اور دنیا میں اس کی عزت کو خاک میں ملا دیں اور بے گناہ معصوم جانوں کو قتل کریں۔ بلکہ اس سے بڑی آفت اور مصیبت یہ کہ وہ اللہ کے گھروں کی حرمت پامال کرتے ہیں، مقاماتِ عبادت اور مساجد پر حملے کرتے ہیں، ان کی عزت وحرمت پامال کرتے ہیں، پُرامن سجدہ ریزوں کو ڈراتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سارے کام، بلکہ یہ تو بہت بڑے ہیں، ان سے بہت ہلکے کام بھی ہماری شریعت کے عظیم مقاصد کے منافی ہیں۔ صحیح حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح اس مہینے اور اس مقام پر یہ دن حرام ہے''۔ (بخاری ومسلم)

سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں: اُس ہستی کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! امت کو آپ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی ہے۔ فرمایا:

''جو آج موجود ہے وہ غیر موجود لوگوں کو میرا پیغام پہنچا دے۔ سنو! میرے بعد پھر کافر بن کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اتارنے لگنا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''روزِ قیامت سب سے پہلے لوگوں میں خون ریزی کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔'' (بخاری ومسلم)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''اس حدیث میں خون کی حرمت بیان کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ شروع اسی چیز سے کیا جاتا ہے جو بہت اہم ہو۔ گناہ کی سنگینی کا اندازہ فساد کی مقدار سے لگایا جاتا ہے، جو اس کے نتیجے میں ظاہر ہوتا ہے۔ انسانی ساخت کو تباہ کرنا تو انتہائی برا گناہ ہے۔ قتل کی سنگینی کے بیان پر مشتمل کئی آیات اور کئی اقوال پائے جاتے ہیں۔''

یہاں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی بات ختم ہوگئی۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میرے بعد آپ بہت سے امور دیکھو گے، تو جو شخص امت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کرے جبکہ وہ ایک بات پر اکٹھی ہو چکی ہو تو ایسا کرنے والے کی گردن اتار دو۔''

یقیناً امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے کے لیے عدل وانصاف کا تقاضا بھی یہی بنتا ہے، تو بھلا اس شخص کی کیا سزا ہوگی جو قتل کرتا ہے، دھماکہ خیز مواد بناتا ہے، اس کی تشہیر کرتا ہے، امن وامان اور سکون برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور معاشرے کے افراد میں خوف وہراس پھیلاتا ہے، جو مساجد سے جڑی، رکوع وسجود کرنے والی جانوں کو ہلکا سمجھنے لگتا ہے۔ رحمٰن کی بے مثال شریعت، حد سے نکلنے والے کو اور جماعت سے الگ ہونے والے کو حق کے ذریعے سے حد کے اندر رکھتی ہے اور اس کی سنجیدگی اور غیر سنجیدگی درست کر دیتی ہے۔

ایسے ہی بیمار، ظالم اور شر پسند انسانوں کی وجہ سے اللہ رب العزت نے اس بدترین گناہ پر سخت سزا رکھی ہے تاکہ ظالم قاتل کی راہ روکی جا سکے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ﴾ (البقرة)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (البقرة)

''عقل وخرد رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے اُمید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔''

ظاہر ہے کہ یہ احکام امن وامان قائم رکھنے کے لیے، معاشرے کی حفاظت کی ضمانت کے لیے، جرائم کی جڑ کاٹنے اور لاقانونیت کو فروغ دینے والی ہر شے کی راہ روکنے کے لیے نازل کیے گئے ہیں۔

قتل سے ہاتھ اٹھا لے! اب تو حد ہی ہوگئی۔ اللہ سے ڈر، کہ اگر وہ چاہے تو تجھے ہلاک کر ڈالے۔ قتل چھوڑ دے، قتل درحقیقت ایک آگ ہے جو تجھے اور تیرے وجود کو جلا کے راکھ کر دے گی۔

برادرانِ اسلام! عدل قائم کرنا قابل نفاذ فرض ہے اور قابل توجہ حق ہے۔ ظلم چاہے حد پار کرتے ہوئے اللہ کی بخشی ہوئی زندگی سلب کر لے، تاہم عدل کا تقاضا جان کے بدلے جان لینا ہے، یقیناً اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ مخلوق کی بہتری کس میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے تمام احکام دنیا وآخرت کی بھلائی پر مشتمل ہیں اور تمام ممنوع امور دنیا وآخرت کے فساد سے بچانے کے لیے ہیں۔ یقیناً اللہ بہتر جانتا ہے کہ مخلوق کے لیے کیا بہتر ہے۔''

حضرت قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے قصاص کو زندگی کا ذریعہ بنایا ہے، اہل طیش اور جاہلوں کی تکیل بنایا ہے۔ کتنے لوگ گناہ کا پختہ ارادہ کر لیتے ہیں اور اگر قصاص کا ڈر نہ ہو تو وہ ضرور گناہ میں کود پڑیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے قصاص کے ذریعے سے لوگوں کو ایک دوسرے سے فاصلے پر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام دنیا وآخرت کی بھلائی پر مشتمل ہیں اور تمام ممنوع امور دنیا وآخرت کے فساد سے بچانے کے لیے ہیں۔ یقیناً اللہ بہتر جانتا ہے کہ مخلوق کے لیے کیا بہتر ہے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب قصاص نافذ کیا جاتا ہے یا اس کا حکم صادر ہوتا ہے تو اسے دیکھ کر قصاص کے ڈر سے دوسرے کو قتل کرنے کی نیت رکھنے والا شخص ہاتھ روک لیتا ہے۔ اس طرح وہ دونوں زندہ رہتے ہیں۔''

تاہم قصاص کی ذمہ داری حکمرانوں کے سر ہے اور یہ انہیں سے مختص ہے۔

امام ماوردی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''امام پر واجب امور میں اہم ترین چیز سلف صالحین کے اجماع کے مطابق اصولِ دین کی

حفاظت کرنا ہے۔ اگر کوئی بدعتی یا کوئی دوسرا شخص کسی شبہہ کی بنا پر اس سے الگ ہو جائے تو اس کے سامنے دلائل پیش کر کے حجت تمام کر دینی چاہیے اور سیدھی راہ دکھانی چاہیے۔ پھر حقوق لینے چاہئیں اور حدود قائم کرنی چاہیں تا کہ دین ہر طرح کی کمی سے محفوظ رہے اور امت گمراہی سے دور رہے۔''

''تلوار کی جگہ نرمی برتنا بھی ویسے ہی نقصان دہ ہے جیسے نرمی کی جگہ تلوار استعمال کرنا۔''

اے امت اسلام! اللہ تعالیٰ نے قصاص کو اُس کے لیے تنبیہ بنایا ہے جس کا نفس اسے برائی اور زیادتی پر اکساتا ہے۔ یا جس کی خواہشِ نفس حق اور ہدایت کے سامنے حائل ہو جاتی ہے اور اسے ہلاکت کی سواری پر سوار کر دیتی ہے۔ ایسا شخص جب تلوار کی دھار دیکھتا ہے تو اسے اپنی زندگی کی فکر پڑتی ہے اور وقت ہاتھ سے نکلنے سے پہلے ہی وہ اپنا حال سنوار لیتا ہے۔

''یقیناً! تلوار نجومیوں کی کتابوں کی بہ نسبت زیادہ سچی خبریں دیتی ہے۔ اس کی دھار سنجیدگی اور کھیل کو الگ کر دکھاتی ہے۔''

اس طرح سب لوگوں کو زندگی نصیب ہوتی ہے، اسے بھی نصیب رہتی ہے جسے قتل کرنے کی نیت کی گئی تھی اور وہ بھی زندہ رہتا ہے جس نے قتل کی نیت کی تھی۔ یہ ہماری حسین شریعت کے اعجاز کا ایک اور پہلو ہے۔ شریعت اسلامیہ باریک بینی، عدل اور انصاف کے اعتبار سے ایسے مقام پر فائز ہے کہ جسے دانشور بھی دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ شریعت وسطیت اور اعتدال کی شریعت ہے اور یہ ہر زمان ومکان میں نفاذ کی صلاحیت رکھنے والی شریعت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۔ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ ﴾

''کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ باریک بین اور باخبر ہے۔'' (الملک)

حدود اور تعزیر ڈراوے اور رکاوٹ کا کام کرتے ہیں۔ ان کے نفاذ سے معاشروں میں امن وامان قائم رہتا ہے۔

امام احمد، امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی کتابوں میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''زمین پر ایک حد نافذ ہونا، اہل زمین کے لیے چالیس دنوں کی بارش سے زیادہ فائدہ مند ہے۔''

حدود کے قیام کا مقصد نفاذ شریعت ہونا چاہیے، نہ کہ خواہشات نفس کی اتباع۔ حدیں درحقیقت مخلوقات کے لیے رحمت ہیں، حق ظاہر ہونے کا ذریعہ ہیں، عدل کے قیام کا ذریعہ ہیں، ظلم رفع کرنے کا طریقہ ہیں۔ عقل کا تقاضا بھی یہ ہے کہ اچھا اور بُرا برابر نہ ہوں، یا نیک اور مجرم ایک جیسے نہ ہوں۔ جب قاتل کو یقین ہو جاتا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا تو وہ قتل سے رک جاتا ہے۔

عرب کی پرانی کہاوت ہے: ''قاتل کو قتل کرنا ہی قتل روکنے کا طریقہ ہے۔''

قرآن کریم کے بلیغ اسلوب پر بھی غور کیجیے کہ کس طرح قصاص کو زندگی کا نام دیا گیا ہے۔ جی ہاں! زمین والوں کے لیے زندگی ہے۔

حدود کے قیام کا مقصد نفاذ شریعت ہونا چاہیے، نہ کہ خواہشات نفس کی اتباع۔ حدیں درحقیقت مخلوقات کے لیے رحمت ہیں، حق ظاہر ہونے کا ذریعہ ہیں، عدل کے قیام کا ذریعہ ہیں، ظلم رفع کرنے کا طریقہ ہیں۔

نفاذِ حدود میں شریعت اسلامیہ کی سربلندی ہے اور اسی میں امت اسلامیہ کی عزت اور زندگی ہے اور چونکہ معاشرے نجات کی ایسی کشتی ہیں جو اپنے سواروں کو امن کے کنارے اور سلامتی کے ساحل پر لے جاتی ہیں تو مجرموں اور تخریب کاروں کو انہیں گاڑنے سے روکنا چاہیے اور کسی فسادی یا کھیلنے والے کو ان میں سوراخ ڈالنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

اسی طرح ان کے ہاتھ اس انداز میں پکڑنے چاہئیں کہ وہ رک جائیں، ان کا شر دور ہو جائے، ان کی زیادتی ختم ہو جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے باغیوں اور خوارج سے جہاد کرنا شریعت اسلامیہ کا حصہ بنایا ہے تا کہ وحدت اور اجتماعیت کی حفاظت کی جا سکے۔ امن وامان قائم رکھا جا سکے اور افراتفری سے دور رہا جا سکے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۔ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ ﴾ (المآئدۃ)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں، یہ ذلت و رسوائی تو اُن کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں اُن کے لیے اس سے بڑی سزا ہے۔''

دوسرا خطبہ:

حمد وثناء کے بعد:

برادرانِ ایمان! ہم پر اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین احسانات اور اعلیٰ ترین نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس مملکت خداداد میں اللہ کی مبارک شریعت نافذ ہے۔ صحیح اور صاف ستھرے عدالتی نظام میں اللہ کی حدود کے مطابق فیصلے کیے جاتے ہیں۔ عدالتی نظام پر کوئی اثر و انداز نہیں ہو سکتا، صرف دین حنیف کی حکمرانی ہے۔ شریعت کے مقاصد اور اہداف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسلام کی بلند اقدار و روایات کی پوری دنیا میں نشر واشاعت کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کے نہایت شکر گزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے حکمرانوں کو عملی تدابیر اختیار کرنے کی توفیق عنایت کی ہے۔ اس مقدس ملک میں بحرانوں سے نپٹنے کیلئے مضبوط فیصلے کیے جاتے ہیں۔ جو نہایت پیشہ وارانہ اور جدید حالات سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عادل حکمران کو ہر کجی کو دور کرنے والا اور ہر ظالم کو راہ راست پر لانے والا بنایا ہے۔ اسے ہر فساد کی اصلاح، کمزور کی قوت و طاقت، مظلوم کی دادرسی کرنے والا اور ہر خوفزدہ کیلئے پناہ گاہ بنایا ہے۔ وہ اللہ کی زمین پر اس کی شریعت کا محافظ ہے، اللہ کے بندوں پر گھنا سایہ ہے، اسی کے ذریعے اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچا جاتا ہے۔ مظلوم کی مدد کی جاتی ہے،

ظالم کو روکا جاتا ہے اور خوفزدہ کو امن ملتا ہے۔

بھلا ملک حرمین شریفین سے بڑھ کر کونسا ایسا ملک ہوسکتا ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے یہ ملک گہرے دینی اور نہایت بلند و بالا عالمی سیاسی مقام کا حامل ہے۔ اپنی دینی، تاریخی اور معاشرتی اہلیت و استعداد کی بنا پر یہ ملک شدید ترین بحرانوں میں قیادت کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ ہر شعبے میں شاندار اسلامی معاشرتی نمونہ پیش کر جاتا ہے۔

یاد رکھیے! حادثات اور بحرانوں کی آڑ میں کی گئی چیخ وپکار اس ملک کے حکمرانوں کے پایۂ عزم کو ڈگمگا نہیں سکتی، نہ اس ملک کے خلاف سازشیں کامیاب ہوسکتی ہیں۔ یہ چیخ و پکار کرنے والے اپنی عادت کے مطابق زہر اگل رہے ہیں، جس طرح وادی میں زہریلے سانپ اپنا زہر اگل دیتے ہیں۔ یہ لوگ مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہیں۔ حالانکہ امت کی کشتی میں سوراخ یہی لوگ کرتے ہیں۔ یہ کرائے پر لئے گئے نوحہ خواں کی طرح نوحہ خوانی کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بدبودار جوہڑوں میں مچھلی کا شکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے بدبودار تیر ہماری مضبوط اور بلند روایات واقدار میں پیوست کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ موقع پرستی کی نہایت مکروہ شکل ہے۔ یہ خودغرضی کی قابل نفرت شکل اور رسوا کن کردار ہے۔

یہ لوگ جو ظالموں اور مجرموں پر نوحہ خوانی کر رہے ہیں، مظلوم اور مرنے والوں کو بھلائے بیٹھے ہیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ حدود اللہ کا نفاذ نہایت سختی اور وحشت ہے، حالانکہ یہ عدل و انصاف کے ساتھ رحمت کی شاندار صورت ہے۔ یہ شخصی آزادی اور حقوق انسانی کے علمبردار بنے پھرتے ہیں، حالانکہ یہ دوغلے پن کا شکار ہیں۔ ان کے عدل کا معیار دہرا ہے۔ یہ لوگ فرقہ پرستی اور دہشت گردی کے قائل ہیں۔۔۔۔ اللہ ہی مددگار ہے!!

ہمارا ملک دہشت گردی کے مسلسل حادثات کی آگ میں جل رہا ہے۔ (اللہ اس کی حفاظت فرمائے۔)

آخری حادثہ احساء میں ہوا ہے، یہ دہشت گردی کی نہایت خوفناک کارروائی تھی۔ یہ سیاہ فتنوں، سخت مصائب اور مشکلات کی ایک ایسی کڑی ہے جس کے ذریعے دشمن ہمارے اتحاد اور تعمیری قوت پر اپنے تیر آزما رہا ہے۔

آگاہ رہو! بلادِ حرمین شریفین محفوظ رہے گا۔ ایمان و عقیدے کی اس پناہ گاہ کا فیض جاری رہے گا، اللہ کے فضل وکرم سے ان بحرانوں اور حوادثات کے بعد دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ دینے کا جذبہ اور عزم پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگیا ہے، اس کی بیخ کنی پر قوم کا اتحاد اور اصرار پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ وہ اعلیٰ امن وقرار چاہتے ہیں۔

ہمارے شجاع جوان سیکورٹی کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور بڑی مبارک کارروائیاں اور حادثات کو پیشگی روکنے کی احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تاقیامت یہ مملکت قائم و دائم رہے گی۔ یہ مملکت دنیا میں عظیم مقام و مرتبے کی حامل رہے گی۔ یہ قابل تقلید مثال ہوگی۔ امن و امان کے لیے نمونہ ہوگی۔ اسے ناکام کرنے کے خواہش مند دشمن رسوا ہوں گے۔ فسادی اور ظالم لوگوں کی کارروائیاں ناکام و نامراد ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان مکاروں کی چالیں انہی کے گلے کا ہار بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک اور تمام اسلامی ممالک کو شریر لوگوں کے شر اور فاجروں کے مکروفریب سے محفوظ فرمائے۔ بلاشبہ وہ یکتا اور خوب طاقت والا ہے۔

اے اللہ! مغموم مسلمانوں کے غم دور کر دے، دکھی مسلمانوں کے دکھ دور کر دے، محصورین کو آزادی عطا کر دے، مقروضوں کے قرضے ادا کر دے۔ اے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے مریضوں کو شفا عطا کر دے۔ آمین!

.....❀❀❀.....

بقیہ بزرگ تابعی حضرت ربیع بن خثیمؒ

اس نے اپنے آپ کو بنایا' سنوارا' اچھے کپڑے پہنے' خوب بن ٹھن کر کوئی بہانہ بنایا اور ربیع کے پاس ایسے وقت میں چلی گئی جب وہ تنہا تھے۔ اس نے ان کے پاس جا کر اپنے جسم کے بعض حصوں کو عریاں کیا اور ان کے سامنے کھڑی ہو کر دعوت گناہ دینے لگی۔ ربیع کی نظر جب اس پر پڑی تو تقریباً چیخنے کے انداز میں کہنے لگے: اللہ کی بندی! ذرا سوچو! اگر تم پر ابھی موت وارد ہو جائے۔ ابھی ملک الموت آ جائے تو اپنے رب کو کیا جواب دو گی؟ ذرا غور کرو کہ اگر ابھی تم سے منکر نکیر سوال کریں تو تمہاری کیفیت کیا ہوگی؟ ذرا تصور کرو کہ تم اللہ رب العزت کے سامنے کھڑی ہو گی تو اپنے رب کو کیا جواب دو گی؟ دیکھو! اگر تم نے توبہ نہ کی تو ذرا اس جہنم کا تصور کرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ ربیع کے الفاظ سے عورت کے دل پر چوٹ پڑی اور اس پر خوف الٰہی طاری ہوگیا۔ وہ سابقہ گناہوں کے پیش نظر اپنے انجام کے بارے میں سوچ کر کانپنے لگی۔ عورت روتی' سسکیاں لیتی وہاں سے واپس بھاگی اور اس نے دل کی گہرائیوں سے اپنے خالق ومالک کے حضور سچی توبہ کر لی۔ اب اس کی حالت یکسر بدل چکی تھی۔ وہ راتوں کو قیام کرتی' دن کو روزہ رکھتی اور دن رات اپنی گناہ سے آلودہ گزری ہوئی زندگی پر تاسف کرتی ہوئی گڑگڑا کر بارگاہ الٰہی میں روتی رہتی۔ حتی کہ وہ کوفہ کی عابدہ مشہور ہوگئی۔ کوفے کے بدقماش کہنے لگے: ہم نے اس عورت کے ذریعے ربیع کو بگاڑنے کی کوشش کی' مگر ربیع نے تو اس بدکار عورت ہی کو تبدیل کر دیا' یہ ہمارے کام سے بھی گئی۔

قارئین کرام! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ربیع کو اس عظیم فتنے کے سامنے کس چیز نے ثابت قدم رکھا؟ کیا ان کے ہاں جسمانی طاقت یا شہوت کی کوئی کمی تھی؟ ہرگز نہیں! گناہ کے لیے نفس انسانی کی رغبت وشہوت تو بہت طاقتور ہے۔ یہ محض اللہ اور یوم آخرت پر ان کا مضبوط ایمان ویقین تھا اور اللہ تعالیٰ کی خشیت تھی جس نے انہیں اتنی بڑی آزمائش سے بعافیت وخیریت نکال لیا۔

آخری عمر میں ربیع پر فالج کا حملہ ہوا اور ان کا ایک پہلو کمزور ہوگیا۔ اس حالت میں بھی وہ نماز مسجد ہی میں حاضر ہو کر پڑھا کرتے تھے۔ دو آدمی انہیں سہارا دے کر مسجد میں لاتے اور وہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ ان سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو رخصت عطا کی ہے آپ گھر پر نماز کیوں ادا نہیں کر لیتے؟ وہ کہتے: میرے بھائیو! میں جب حی علی الفلاح کی ندا سنتا ہوں تو پھر کیسے اس پر لبیک نہ کہوں۔ آج ہمارے نوجوانوں کا حال یہ ہے کہ ذرا سی تھکاوٹ ہو تو نماز گھر پہ شروع کر دیتے ہیں۔ اگر مسجد گھر سے ذرا دور ہوئی تو نماز گھر ہی پہ ادا کر لی۔ بہرحال ربیع کی زندگی کے واقعات میں ہمارے دور کے لوگوں کے لیے بہت سے اسباق اور بہت سی نصیحتیں ہیں۔ اگر کوئی فائدہ اٹھانا چاہے تو اس عظیم تابعی کی محنت اور جدوجہد اس کے لیے مشعل راہ بن سکتی ہے۔

.....❀❀❀.....

اسلامی جہاد اور دہشت گردی میں فرق

تحریر: جناب ڈاکٹر سلیمان ابا الخیل

اسلام میں دہشت گردی کا حکم بیان کرنے سے پہلے میں بعض لوگوں کے ذہن میں اُٹھنے والے شبہات کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ جس وقت بعض جاہل یہ گمان کرتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی کو تسلیم کرتا ہے اور جس جہاد کو اس نے مشروع قرار دیا اور اس کی طرف دعوت دی اور اس کو اسلام کی سب سے اونچی چوٹی کی تعلیم قرار دیا' یہ بھی دہشت گردی کی ایک قسم ہے۔

اسلام میں جہاد کی حقیقت اور اس فریضے کی حقیقت سے واقفیت رکھنے والا کوئی آدمی ایسی بات نہیں کہے گا۔ اگرچہ بعض لوگ قرآن کی درج ذیل آیت جہاد سے اس کے معنی ومراد کو سمجھے بغیر استدلال کرتے ہیں:

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ﴾ (الأنفال: 60)

''تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو۔''

تو ہم اس آدمی سے کہیں گے کہ یہ آیت کریمہ ارھاب ''ارھاب'' (ڈرانے) کے لغوی معنی میں آئی ہے۔ اس کا ارھاب کے اصطلاحی معنی (دہشت گردی) سے کوئی تعلق نہیں اور جس کو آج کے فوجی نظام میں دفاعی جنگ کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ رب العالمین اپنے مومن بندوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ایسی قوت وطاقت پیدا کریں جس کے بارے میں اگر دشمنان اسلام کو معلوم ہو جائے تو اس کے خوف ودہشت سے وہ پست ہمت ہو جائیں گے۔ پھر نہ تو وہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوں گے اور نہ انہیں تکلیف پہنچائیں گے۔ ہم کو معلوم ہے کہ آج بعض حکومتوں نے جب ایٹمی قوت بننے کا اعلان کیا تو اس اعلان نے پڑوسی ملک کو اس کے خلاف کسی جارحیت اور اقدام سے باز رکھا اور اس کے خلاف چھیڑ چھاڑ کے بارے میں دشمن ہزار بار سوچنے پر مجبور ہوگا۔ یہ اسلحہ اس کو دوسری بہت ساری جنگوں میں پڑنے سے روکے گا۔ ایسا کیوں؟ یہ اس لیے کہ اس نے دشمن کو مخالفانہ اقدام سے روک دیا۔

اللہ رب العالمین مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلح کریں کہ اگر دشمن کو اس کا علم ہو جائے تو وہ ان کے ملک میں مداخلت کرنے یا ان کو ایذا پہنچانے کے بارے میں نہ سوچیں گے اور اگر مداخلت کر لی تو مسلمانوں کے پاس وہ طاقت ہو گی جو ان دشمنوں کو ڈرائے اور ان کو خائب وخاسر اُلٹے پاؤں لوٹنے پر مجبور کر دے گی۔ اس امر پر دلالت یہ آیت کریمہ کرتی ہے:

﴿تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ﴾

''اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے۔ اللہ انہیں خوب جان رہا ہے۔'' (الأنفال: 60)

اس کا مطلب ہے کہ ایسے دشمن پائے جائیں گے جو دشمنی چھپائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ دوستی کا مظاہرہ بھی کریں' اگر ان کو تمہاری کمزوری کا علم ہو جائے گا تو سب سے پہلے وہ تم کو تکلیف پہنچائیں گے۔ کوشش کریں گے کہ وہ تم کو اس طرح سے چیر پھاڑ دیں جیسے شکاری جانور اپنے شکار کو چیر پھاڑ دیتا ہے۔ لیکن اگر تم ان کے سامنے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرو تو یہ ان کو مرعوب کرنے کا سبب ہوگا۔

یہاں ہمیں یہ بات جان لینی چاہیے کہ اسلامی جہاد جس کو اسلام نے ثابت اور مقرر کیا ہے اور جسے اسلام کی سب سے اونچی چوٹی قرار دیا ہے وہ عصر حاضر کو معروف دہشت گردی سے بہت ساری صورتوں میں مختلف ہے جس میں زیادہ اہم یہ ہے:

پہلی چیز:

اسلامی جہاد عدل وانصاف اور رضا مندی کی بنیاد پر حق کی دعوت کی حمایت وتائید اور انسانیت کی نجات اور دعوت حق کے حاملین کے خلاف ہونے والے ظلم کو روکنے کے لیے مشروع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جن (مسلمانو) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بے شک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔ یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا۔ صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا رب فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے' گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوی وعزیز (بڑی قوتوں والا اور غلبے والا) ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔'' (الحج: 39-41)

رہ گئی دہشت گردی تو وہ عدل وانصاف کی میزان اور کسوٹی کو بدلنے کے لیے تشدد پر اور ظلم کو قبول کرنے اور اس پر راضی ہونے کے لیے خوف ودہشت پھیلانے پر قائم ہے۔

دوسری چیز:

اسلامی جہاد کی مشروعیت اس فتنہ کے دفعیہ کے لیے ہے جو لوگوں کو حق کی آواز سننے سے روکے اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کے لیے حقائق کو مسخ کرے' تو یہ جنگ وقتال اللہ کے راستے میں ہے۔ یہ کسی شرف اور عظمت کے پانے' ناحق زمین پر غلبہ حاصل کرنے اور مال غنیمت کے حصول اور کسی قوم اور نسل کو دوسرے پر غالب کرنے کے لیے نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ انہیں مارو جہاں بھی پاؤ اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے

اور (سنو) فتنہ (شرک) قتل سے زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ یہ خود تم سے نہ لڑیں۔ اگر یہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں مارو۔ کافروں کا بدلہ یہی ہے۔ اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ غفور ورحیم یعنی بخشنے والا اور مہربان ہے۔ ان سے لڑو جب تک کہ فتنہ (شرک) نہ مٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کا دین غالب نہ آ جائے۔ اگر یہ رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ) زیادتی تو صرف ظالموں پر ہی ہے۔'' (البقرۃ: 190-193)

تیسری چیز:

جہاد کی مشروعیت ہے۔ یہ بذات خود فاسد اور دوسروں کو خراب کرنے والے ان مفسد عناصر کے غلبے کو ختم کرنے کے لیے ہے جو حق کے آگے اور عدل وانصاف کے راستے میں اسلحہ لے کر کھڑے ہیں۔ جو لوگوں کو ان کے وطن سے نکالتے ہیں۔ ان کے مال وجائیداد کو ظلم وجارحیت کے ذریعے ان سے چھین لیتے ہیں۔ اسی لیے جہاد میں بے قصور لوگوں جیسے بچوں، عورتوں، بوڑھوں، عبادت خانوں میں موجود عابدوں، زاہدوں اور وہ دوسرے لوگ جو جنگ میں شریک نہ ہوں ان کا قتل ناجائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ اپنے فوجی جرنیلوں کو جب اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے بھیجتے تو ان باتوں کی نصیحت فرماتے تھے۔ (ابوداود: ۳/ ۳۷/ ۲۶۱۴، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/ ۹۰) اس کے برخلاف چیز خوف ودہشت پھیلانے اور امن عامہ کو بگاڑنے کے لیے اندھا دھند قتل وغارت گری کی سیاست اور پالیسی پر مبنی دہشت گردی کا معاملہ ہے جس میں بے قصور لوگ قتل ہوتے ہیں اور عام رفاہی ادارے تباہ وبرباد ہوتے ہیں۔

چوتھی چیز:

یہ ہے کہ اسلامی جہاد عہد ومیثاق کا احترام ہے اور غدر وخیانت کو حرام قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان مشرکوں کے سوا جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہو اور انہوں نے تمہیں ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچایا نہ کسی کی تمہارے خلاف مدد کی ہے تو تم بھی ان کے معاہدے کی مدت ان کے ساتھ پوری کرو۔ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

مزید ارشاد ہے:

﴿وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝﴾ (الأنفال)

''اور اگر تجھے کسی قوم کی خیانت کا ڈر ہو تو برابری کی حالت میں ان کا عہد نامہ توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

﴿فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ ان دشمنوں کو باخبر کر دو کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین موجود عہد ومیثاق ختم ہو گیا تا کہ پوری وضاحت کے ساتھ ان کو بات پہنچ جائے۔ نہ تو ان کے ساتھ غدر وخیانت کریں نہ ان پر ایسی حالت میں حملہ کریں کہ وہ اس خیال میں ہوں کہ ابھی دونوں فریق کے درمیان ہونے والا معاہدہ باقی ہے۔ اس لیے کہ کسی بھی نبی کے لیے غدر وخیانت جائز نہیں۔ نہ نبی کے اخلاق میں ہی غدر وخیانت ہے۔ اسی طرح انبیاء ورسل کے وارث دعاۃ اور علماء کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جس کو ان کے اسوۂ محمد ﷺ نے نہ کیا ہو۔

رہ گئی دہشت گردی تو وہ نہ تو عہد ومیثاق کا احترام کرتی ہے اور نہ کسی اتفاقیے کا اعتراف کرتی ہے۔ اس کا بنیادی عنصر غدر وخیانت اور اچانک حملہ ہے۔ اسلام میں دہشت گردی بہت بری ہے۔ بلکہ اسلام کی نظر میں یہ ایک خبیث بیماری ہے جو پھوٹ پڑی ہے۔ جو قوم اور امت بھی اس میں مبتلا ہو جائے اس سے اس کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔ اس کا اتفاق واتحاد ختم ہو جاتا ہے اور امن وامان خراب ہو جاتا ہے۔ اسلام نے دہشت گردی کی بیماری کے پھیلنے سے پہلے اس کے بچاؤ اور پھیلنے کے بعد اس کے علاج کے سارے وسائل اختیار کیے ہیں۔

دہشت گردی سے بچنے کے اسباب ووسائل:

اسلام نے جن وسائل وذرائع کو دہشت گردی سے بچنے کے لیے مشروع قرار دیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

① اللہ تعالیٰ نے ظلم کو حرام قرار دیا۔ عدل وانصاف کو واجب ٹھہرایا اور اسی کو اجتماع واتفاق کی بنیاد بنایا اور ظالموں کو سخت سزا کی دھمکی دی ہے۔ دہشت گردی کی راہ میں نکلنے والوں میں بہت سارے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ وہ مظلوم ہیں۔ ان کا اپنے بارے میں اعتقاد ہے کہ وہ مظلوم ومقہور ہیں۔ پس جب اسلام نے ظلم کو حرام قرار دیا اور اس سے منع کر دیا اور حکمرانوں کے لیے عدل وانصاف کو ضروری قرار دیا اور ان کو باخبر کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ظلم پر قیامت کے دن ان سے بدلہ لے گا۔ حتی کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ

''اللہ تعالیٰ حیوانات اور چوپایوں کے درمیان بھی ظلم سے راضی اور خوش نہیں ہوتا بلکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ منڈی بکری اور گائے کا سینگ والی دوسری بکری اور گائے سے بدلہ لے گا۔'' (مسلم: ۲۵۸۲ بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

تو یہ ظلم انسانوں کے ساتھ کس طرح سے روا رکھا جا سکتا ہے؟

② اللہ تعالیٰ نے ایسے صحیح علم کی نشر واشاعت کو واجب قرار دیا ہے، جو شکوک وشبہات کا ازالہ کرتا ہے اور انحراف یا کج فکری سے روکتا ہے۔ آج ہم دہشت گردی کے جن بعض مظاہر کو دیکھ رہے ہیں تو اس کا سبب دین کے فہم میں قصور ہے۔ مثلاً خوارج کے ساتھ پیش آنے والی بات جنہوں نے خلیفہ راشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج اور بغاوت کا اقدام کیا۔ (ملاحظہ ہو کتاب عقائد الثلاث والسبعین فرقۃ: ۱/ ۹-۱۴) فرقہ خوارج کے بارے میں اور ان کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو معاملات ہوئے اور انہوں نے امت میں جو فتنے برپا کیے ان سب کی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔) اور ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے پیشین گوئی کی تھی:

[يقرءون القرآن، لا يجاوز حناجرهم] (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام: ۳۶۱۰) [وفي رواية: يقتلون أهل الإسلام] (فی کتاب احادیث الانبیاء: ۳۳۴۴، صحیح مسلم: کتاب الزکوٰۃ باب ذکر الخوارج وصفاتهم: ۱۰۶۴، بروایت ابوسعید خدری)

''وہ قرآن کی زبانی تلاوت کریں گے۔ لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔''

تو وہ قرآن سے استفادہ نہیں کریں گے۔ بس وہ اس کی بے جا تاویل کریں گے۔ قرآن کی اصل مراد اور اس کے اصلی اور حقیقی مقصد سے ہٹ کر اس کا دوسرا معنی

ومفہوم نکالیں گے۔ اللہ کی مراد سے ہٹ کر وہ اس کی تطبیق چاہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے علماء پر فرض کیا ہے کہ وہ کتاب (قرآن) کی تفسیر وتوضیح کریں اور لوگوں کے درمیان اس کے معنی ومقصود کی اشاعت کریں۔ ان سے اس بات کا عہد لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾ (آل عمران: 187)

''اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں۔''

مزید ارشاد ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾ (یوسف: 108)

''آپ کہہ دیجیے! میری راہ یہی ہے کہ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔''

④ اللہ تعالیٰ نے مسلمان امراء اور سلاطین کی اطاعت وفرماں برداری کو عام مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔ ان کے خلاف اس وقت تک خروج وبغاوت کو حرام قرار دیا ہے جب تک کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برہان یعنی قطعی دلیل نہ ملے۔ (بخاری' الفتن: ۷۰۵۵' ۷۰۵۶۔ مسلم: الامارہ: ۷۰۵۶۔ بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

انہوں نے لوگوں کے درمیان واضح اور کھلم کھلا کفر کا اظہار کیا ہے۔ ورنہ ظلم وزیادتی کی موجودگی میں ان کے خلاف خروج جائز نہیں۔ اگر انسان ان کے ظلم کا شکار ہو تب بھی اس کے لیے اپنے حاکم کے خلاف خروج اور بغاوت جائز نہیں۔ اس لیے کہ حاکم کے خلاف خروج اور بغاوت کے نقصانات تنہا کسی فرد پر ظلم وزیادتی سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ حاکم کے تصرفات پر صبر کریں۔ ان کے حق میں دعائے خیر کریں اور برابر ان کے ساتھ نصیحت وتلقین کا معاملہ کریں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کے بغیر ان کو ظلم وزیادتی کے کاموں سے روکنے کی کوشش میں لگے رہیں۔

④ کتاب وسنت نے بہت سارے مقامات میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلام رحمت ومہربانی اور احسان اور اچھے سلوک کا دین ہے اور یہ دہشت گردی کے نقیض اور برعکس ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء)

''اے محمد! ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرۃ)

''اور سلوک واحسان کرو' اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

رسول اکرم ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا﴾ (الکہف: 6)

''پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔''

اس کی توضیح یہ ہے کہ لوگوں کی ہدایت یابی کے چکر میں اور ان کے احوال واموال کے اصلاح کی فکر میں آپ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ نبی اکرم ﷺ یہ ساری تعلیمات اپنے فوجی جرنیلوں کو دیتے اور اس پر عمل کرنے کی سخت تاکید فرماتے تھے۔ جیسا کہ پہلے گزرا آپ ﷺ فوجی جرنیلوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ بڑے بوڑھوں کو' بچوں کو' عورتوں کو اور راہبوں کو قتل نہ کریں۔ (ابوداود: ۳/۳۷/۲۶۱۴۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/۹۰)

جب آپ ﷺ نے ایک مقتول عورت کو دیکھا تو غصہ ہو گئے اور فرمایا: [ما كانت هذه لتقاتل] (بخاری: ۳۰۱۵۔ مسلم: ۱۷۴۴۔ بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ''یہ تو جنگ نہیں کرتی تھی۔'' یعنی جب وہ جنگ کرنے والی نہیں تھی تو پھر کیوں قتل کی گئی؟

⑤ اللہ تعالیٰ نے دہشت گردی کو تقویت پہنچانے اور اس کو پھیلانے والی ہر چیز کو حرام قرار دیا۔ جیسے مجرمین کی مدح سرائی' ان کے جرائم کو شرعی جواز فراہم کرنا' ان کو بہادر اور شہید کا لقب دینا۔ یہ ایسا جھوٹ ہے کہ جب زمین میں فساد مچانے والے اس طرح کے لوگوں کی مدح وتعریف میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بہادر ہیں شہید ہیں۔ انہوں نے بڑی نیکی سمیٹی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح کی مدح سرائی کے نتیجے میں بہت سارے لوگ ان کے بارے میں دھوکا کھا جاتے ہیں۔ یہ باتیں خود ان دہشت گردوں کو اور دوسروں کو دھوکے اور غرر میں ڈال دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو تقویٰ' بھلائی اور احسان کے باب میں تعاون کا حکم دیا ہے اور یہ کہ وہ گناہوں اور ظلم وزیادتی اور سرکشی میں تعاون نہ کریں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (المآئدۃ: 2)

''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''

خبروں کی اشاعت کے ذریعے سے دہشت گردی کو پھیلانا اور لوگوں کو خوف ودہشت میں مبتلا کرنا' تو اس سے دہشت گردی پھیلتی ہے۔ اس کو اسلامی معاشرے میں مقبول بناتی ہے اور عام مسلمانوں پر اس کے اثرات کو بڑھا دیتی ہے۔

انحراف اور کج روی کے بارے میں سلف صالحین کا موقف:

ہم نے اپنے سلف صالحین رحمہم اللہ کے بارے میں دیکھا کہ وہ منحرف افکار رکھنے والے اور بگڑے ہوئے لوگوں کو مطمئن کرنے کی جد وجہد کرتے تھے تاکہ یہ لوگ راہ ہدایت پر واپس آ جائیں اور حق اور صواب کو مانیں اور مسلمانوں سے الگ اور دور رہنے سے باز آ جائیں۔ چنانچہ جب خوارج نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا۔ مسلمانوں کو اذیت پہنچائی اور انہیں ناحق قتل کیا تو آپ نے ان سے بات چیت اور مناظرہ کے لیے اور یہ جاننے کے لیے کہ ان کے اعتراضات اور شکوک وشبہات کیا ہیں؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے پاس بھیجا۔ وہ خوارج سے بحث ومباحثہ کر رہے تھے اور ان کی باتوں کو سن رہے تھے اور ان کے دلائل کا توڑ دلائل کی روشنی میں کر رہے تھے اور ان کے غلط فہم کی نشاندہی کر رہے تھے جو ان کو غلط طور پر کتاب وسنت کی سمجھ سے لگی تھیں

اور کتاب وسنت ان کی اس سمجھ سے بری تھے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خوارج کے پاس گئے' ان سے بحث کی' تو اس کے نتیجہ میں پانچ ہزار سے زیادہ لوگوں نے اپنی گمراہی سے توبہ کی۔ (ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ لابن کثیر: ۱۰/ ۵۶۴۔ امام احمد نے بھی اس کی تخریج مسند میں کی ہے: ۱/ ۸۶۔ عقائد الثلاث وسبعین فرقۃ: ۱/ ۱۴۰۹)

جب عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں خوارج کا ظہور ہوا تو آپ نے ان کو مناظرہ کی دعوت دی اور ان کے پاس بیٹھ کر ان سے بحث ومباحثہ کیا جس کی وجہ سے بعض لوگوں نے توبہ کی۔ (ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ لابن کثیر: ۱۰/ ۵۶۴۔ امام احمد نے بھی اس کی تخریج مسند میں کی ہے: ۱/ ۸۶)

اسی لیے مسلمانوں سے قطع نظر اسلام نے شر وفساد اور غلط افکار سے دور رہنے کے وسائل میں سے مناظرہ کو مشروع قرار دیا اور یہ کہ فریق مخالف کے دلائل وشبہات اور اعتراضات کو سنا جائے اور ان کے سامنے حق کو واضح کیا جائے۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ نے کفار ومشرکین کے لیے مشروع قرار دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ﴾ (التوبۃ 6)

''اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دے۔''

منحرف فکر پر بحث ومناقشہ کے سلسلے میں صرف طاقت کا استعمال کم مفید ہے' جب کہ طاقت کے استعمال سے پہلے منحرف فکر کا مقابلہ کرنے کے لیے فکر ونظر کا استعمال زیادہ مؤثر اور مفید ہے۔ چنانچہ منحرف افکار کے بحث ومناقشہ میں صرف طاقت کا استعمال خفیہ طور پر اور زیر زمین منحرف افکار کی اشاعت کا سبب بنا اور بہت سے لوگ جو حکام کے مخالف تھے انہوں نے ان باطل افکار کو قبول کر لیا۔ اس لیے فکر کو فکر سے زیر کرنا سب سے زیادہ مفید نسخہ ہے۔ پس پہلے افکار ونظریات پر بحث ونظر کا کام ہونا چاہیے۔ پھر اگر آدمی کے ساتھ یہ چیز غیر مفید ہو جائے تو طاقت کے استعمال کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں رہتا۔

اسلام میں دہشت گردی کا علاج:

اللہ تعالیٰ نے حرابہ (لوٹ مار اور ڈاکہ زنی کرنے والوں) کی حد متعین فرمائی ہے۔ یہ وہ حد ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں فتنہ وفساد برپا کرنے والوں کے لیے اور زمین میں فساد پیدا کرنے کے جرم کے خاتمے کے لیے مشروع قرار دی ہے۔ یہ چیز بے قصوروں اور بے گناہوں کو خوف ودہشت میں مبتلا کرتی اور ان کو قتل کرتی ہے۔ ان کے راستوں کو پرخطر بناتی اور ان کے امن وامان کو کمزور کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ﴾ (المآئدۃ: 33)

''جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔''

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن سزاؤں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔ کیا اس میں یہی ترتیب ملحوظ رہے گی؟ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جس شخص نے قتل کیا اور مال لوٹ لیا تو اس کو قتل کیا جائے گا اور اسے سولی پر چڑھایا جائے اور جس نے مال لوٹا لیکن قتل نہیں کیا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں اول بدل کر کاٹے جائیں گے اور جس نے نہ قتل کیا اور نہ مال لوٹا تو اس کو ملک سے جلاوطن کر دیا جائے گا۔ یہ جمہور علماء کا مذہب ہے۔ (ملاحظہ ہو بدائع الصنائع: ۷/ ۹۴۔ روضۃ الطالبین: ۱۰/ ۱۵۶۔ مطالب اولی النہی: ۶/ ۲۵۲۔ المغنی لابن قدامہ: ۱۲/ ۴۷۵)

امام دار الہجرہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک امام اور حاکم کو اختیار ہے کہ وہ ان سزاؤں کو جیسے چاہے نافذ کرے اور اس خبیث مرض کے علاج میں جو مناسب سمجھے اس کو منتخب کرے۔ (ملاحظہ ہو بدایۃ المجتہد: ۲/ ۴۹۱۔ حاشیۃ الدسوقی: ۴/ ۳۵۰)

محاربین (لوٹ مار اور ڈاکہ زنی کرنے والوں) کی سزا کو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں پر نافذ فرمایا جو اسلام لانے کے بعد مدینہ میں ٹھہرے رہے۔ آپ نے ان پر ناز ونعمت کی بارش کی۔ خیر اور عطا کی نعمت سے انہوں نے فائدہ اٹھایا لیکن ہوا یہ کہ اس نعمت کے بدلے میں انہوں نے مسلمانوں کے اونٹوں پر حملہ کیا۔ ان کو لوٹا اور چرواہے کو قتل کر دیا اور اس کی آنکھوں میں گرم گرم سلائی ڈال دی۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس حادثے کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کو پکڑ کر مدینہ لانے کے لیے ایک فوجی لشکر (سریہ) بھیجا۔ لشکر نے ان لوگوں کو گرفتار کیا۔ وہ مدینہ لائے گئے۔ ان کے بارے میں مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو اس کے مطابق سزا اس طرح سے دی کہ ان کے ہاتھ پاؤں کو اول بدل کر کاٹ دیا اور ان کو حرہ (مدینہ کی پتھریلی زمین) میں ڈال دیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن کوئی انہیں پانی نہیں پلاتا تھا۔ (بخاری: ۶۸۰۲۔ مسلم: ۱۶۷۱۔ بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

یہی ہے دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بڑھ کر اور پائیدار ہوگا۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۵۱)

چوں کہ حرابہ (لوٹ مار اور ڈاکہ زنی) کا جرم ڈر اور دہشت پیدا کرنے والا تھا اس لیے مناسب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو سولی پر لٹکانے کی سزا دی جس میں مقتول لوگوں کے سامنے ایک مدت تک لٹکا رہے گا۔ لوگ اسے دیکھیں گے اور اس کے جرم کو یاد کریں گے اور اس کی سزا کو جانیں گے۔ اس طرح سے یہ مسلسل اور عظیم ذلت ورسوائی اس اثر اور نتیجے کے مناسب رہے گی' جس نے معاشرے میں معصوموں اور بے گناہوں کو خوف ودہشت میں مبتلا کیا اور ان پر ظلم وزیادتی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے بعض دہشت گردوں کو باغیوں کی سزائیں دیں۔ یہ باغی وہ لوگ ہیں جو حاکم کے خلاف خروج وبغاوت کرتے ہیں۔ لوگوں کو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں اور حکومت کے خلاف نافرمانی کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کا معاملہ حاکم کے پاس جائے گا۔ وہ ان کے بارے میں جو مناسب سمجھے گا فیصلہ کرے گا۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے جو سورہ حجرات میں ہے:

﴿ فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ﴾

''لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔'' (الحجرات: 9)

بزرگ تابعی

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ

تحریر

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

اسلامی تاریخ میں بعض ایسی شخصیات پیدا ہوئی ہیں جن کے حالات زندگی پڑھنے سے آدمی کا تزکیہ ہونے لگتا ہے۔ پڑھنے والے کا جی چاہتا ہے کہ وہ بھی اپنے اندر تبدیلی لائے۔ اس میں بھی نیکی اور تقویٰ ہو۔ اسے بھی آخرت اور اپنے حساب کی فکر ہو۔ ایسی ہی ایک عظیم شخصیت کا نام ربیع بن خثیم رحمہ اللہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے ایک جد امجد کا نام مضر ہے۔ ربیع عربی الاصل تھے اور ان کے جد امجد بھی یہی مضر ہیں۔ گویا مضر پر جا کر ان کا شجرہ نسب اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

ربیع کوفہ میں پیدا ہوئے۔ انہیں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ مشہور صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص تھے۔ بعض بچے فطرتاً سلیم الطبع ہوتے ہیں۔ ربیع کو بچپن ہی سے اسلام کے ساتھ شدید محبت تھی۔ یہ تاریخ کے ان محدود چند بچوں میں سے تھے کہ انہوں نے کبھی کھیل کود یا تفریح میں دلچسپی نہیں لی۔ انہیں نہایت چھوٹی عمر ہی میں علم کے ساتھ گہری دلچسپی تھی۔ دن کا زیادہ حصہ پڑھنے سیکھنے ہی میں گزارتے تھے۔ آیئے پہلے ان کے استاذ کی بات کرتے ہیں۔

وہ صحابہ کرام جنہوں نے اسلام کے لیے ماریں کھائیں ان میں عبداللہ بن مسعود کا نام روز روشن کی طرح نمایاں ہے۔ چھوٹے سے قد اور پتلی پتلی ٹانگوں والے عبداللہ بن مسعود مکہ میں قریش کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ابن مسعود کا شمار ان خوش قسمت صحابہ میں سے ہے جو سابقون اولون میں سے تھے۔ قرآن بڑے شوق سے بہترین انداز میں پڑھتے تھے۔ ایمان کی قوت کوہ ہمالیہ سے بھی بلند تھی۔ ایک دن صحابہ کرام آپس میں کہنے لگے: کون ہے جو قریش کو قرآن سنا کر آئے۔ عبداللہ بن مسعود اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کرتے ہیں: اللہ کے رسول! میری خواہش ہے کہ میں قریش کو قرآن سناؤں۔ ان سے کہا گیا: مکہ میں آپ کا کوئی رشتہ دار اور کنبہ قبیلہ نہیں' اس لیے آپ کے بجائے کوئی با اثر شخص قرآن پڑھے۔ مگر عبداللہ بن مسعود کہنے لگے: میرا رب میری حفاظت کرے گا۔ بیت اللہ کے صحن میں داخل ہوئے۔ اللہ کے رسول ﷺ پر سورۃ الرحمٰن نئی نئی نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے بلند آواز سے اس عظیم سورت کی تلاوت شروع کر دی۔ بس پھر کیا تھا قریش آگے بڑھے اور انہیں مارنا شروع کر دیا' کہنے لگے: ارے! یہ تو وہی کلام پڑھ رہا ہے جو محمد پر نازل ہوا ہے۔ اس روز قریش نے انہیں خوب مارا' مگر ان کا ایمان اتنا ہی زیادہ مضبوط ہو گیا۔

اسلام قربانیاں دینے والوں کی قدر کرتا ہے۔ ایک قائد اپنے ساتھیوں کو نہیں بھولتا۔ سیدنا عمر فاروق کے دور میں عبداللہ بن مسعود کی اسلام کے لیے بے پناہ قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے بیت المال کا نگران بنا کر ارسال فرمایا۔ انہوں نے اہل کوفہ کو ایک خط لکھا:

«إِنِّي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! قَدْ آثَرْتُكُمْ بِهِ عَلَى نَفْسِي» فَخُذُوا مِنْهُ وَتَعَلَّمُوا

''مجھے اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! مجھے ابن مسعود کی مدینہ میں بہت ضرورت تھی' مگر میں نے تم لوگوں کو خود پر ترجیح دیتے ہوئے انہیں تمہارے پاس بھیجا ہے؛ تم لوگ ان سے فائدہ اٹھاؤ اور علم حاصل کرو۔''

جب ربیع بن خثیم کو عبداللہ بن مسعود کی آمد کا معلوم ہوا تو یہ بہت شوق ومحبت سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے شاگرد خاص بن گئے۔ صبح وشام ان کی خدمت میں حاضری دیتے اور ان سے علم سیکھتے۔ اگر کسی شاگرد کے بارے جاننا ہو کہ وہ کیسا شاگرد ہے تو عموماً اس کے استاذ کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ ربیع نے بھی اپنے استاذ محترم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت کچھ سیکھا۔ وہ ان کی خدمت میں تا دیر بیٹھے رہتے۔ ادھر استاذ بھی اپنے شاگرد سے خوب محبت کرتے۔ محبت کا یہ عالم تھا کہ جب ربیع ان سے پڑھ رہے ہوتے تو کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دیتے۔ ربیع کی علم سے محبت کو دیکھتے ہوئے ان کے استاذ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک سرٹیفکیٹ دیا۔ فرمایا: ربیع! اگر اللہ کے رسول ﷺ تمہیں دیکھتے تو تم سے ضرور محبت کرتے۔ آپ نے ربیع سے یہ بھی فرمایا:

میں جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں مجھے متواضع اور رب سے ڈرنے والے لوگ یاد آ جاتے ہیں۔ ربیع کے ہاں خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ ایک دن وہ اپنے استاذ کے ہمراہ بازار سے گزر رہے تھے۔ راستے میں ایک لوہار کی دکان تھی اس نے بھٹی دہکا رکھی تھی۔ ربیع نے بھٹی اور اس کی آگ کو دیکھا تو ان پر اس قدر اثر ہوا کہ وہ گرنے والے ہو گئے' ساتھیوں کو انہیں سہارا دینا پڑا۔ دراصل انہیں اس بھٹی کو دیکھ کر عذاب الٰہی یاد آ گیا تھا۔ پھر ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی اور انہیں اٹھا کر گھر لایا گیا۔

ربیع نظر کی بہت زیادہ حفاظت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بازار سے گزر رہے تھے کہ کچھ عورتیں ان کے پاس سے گزریں۔ انہوں نے سر جھکا لیا اور سر جھکانے میں اس قدر مبالغہ کیا کہ خواتین نے سمجھا یہ کوئی اندھا شخص ہے۔ انہوں نے ربیع کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا شروع کر دی اور کہنے لگیں: ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتی ہیں کہ وہ ہمیں اس شخص کی طرح کہیں نابینا نہ بنا دے۔

ربیع اپنی بیٹی عائشہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ ایک دن ان کی یہ بیٹی ملنے کے لیے آئی تو اس نے دیکھا کہ اس کے والد گرامی نماز پڑھ رہے ہیں' اب وہ کھڑی ان کا انتظار کر رہی ہے کہ وہ کب سلام پھیریں اور وہ ان سے ملاقات کر سکے۔ ربیع سجدہ میں گئے تو اتنا لمبا سجدہ کیا' اتنا لمبا سجدہ کیا کہ کچھ چڑیاں ان کی پشت پر آ کر بیٹھ گئیں۔ کافی لمبی نماز پڑھنے کے بعد جب فارغ ہوئے تو ان کی بیٹی کہنے لگی: ابا جان! آپ اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں؟ اتنے لمبے رکوع اور سجدوں سے آپ تھک نہیں جاتے' تھوڑی دیر کے لیے سو بھی جایا کریں' کچھ آرام بھی کر لیا کریں۔ لوگ بھی تو سوتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میری لخت جگر! جہنم کی آگ' اس کا خوف اور ڈر تمہارے والد کو سونے نہیں دیتا۔

ربیع بن خثیم بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ جو بات اپنی زبان سے نکالتے' بہت سوچ سمجھ کر نکالتے تھے۔ صبح ہوتی تو کہتے: اللہ کے فرشتوں کو خوش آمدید ہو۔ فرشتو! میرے اعمال نامہ میں لکھو:

«بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ' وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ»

وہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے: ہم اپنی زبان سے خیر کے الفاظ کے بغیر کچھ نہیں نکالا کریں' اس لیے کہ قیامت کے روز انسان کو اپنی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کا حساب دینا ہوگا۔ یہ تو اپنے بولے ہوئے کلمات بھول چکا ہوگا' مگر اللہ کے ہاں ان کو لکھا ہوا پائے گا۔ ان کا ایک قول ہے: ''جب تم بات کرو تو اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ اسے سن رہا ہے اور جب کسی چیز کا ارادہ کرو تو اللہ کے علم کو یاد کرو کہ کائنات کی ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ جب تم کوئی چیز سوچو تو یہ ذہن میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا بھی علم ہے۔ پھر آپ نے سورۃ الاسراء کی آیت نمبر 36 تلاوت کی:

﴿ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾

ربیع کا ایک قول بڑا شاندار ہے جو ہمارے قارئین کے لیے بڑا مفید ہے۔ وہ فرماتے ہیں: نو چیزوں کے علاوہ کم سے کم گفتگو کیا کرو۔ وہ نو چیزیں کیا ہیں جنہیں کثرت سے پڑھنے اور بولنے کا ربیع نے مشورہ دیا ہے۔ آیئے پڑھتے ہیں: «سُبْحَانَ اللَّهِ' اللَّهُ أَكْبَرُ' لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ' الْحَمْدُ لِلَّهِ» خیر کے سوالات کرنا' شر سے پناہ طلب کرنا' نیکی کا حکم دینا' برائی اور غلط کاموں سے روکنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔ ذرا غور کیجیے! انسان اگر فرائض کی ادائیگی کے بعد انہی چیزوں کا ورد کرتا رہے اور اپنی زبان کو انہی چند کاموں میں استعمال کرتا رہے تو یہی اس کی نجات کے لیے کافی ہو جائے گا۔

ایک دفعہ ربیع نے تیس ہزار درہم کا گھوڑا خریدا۔ انہوں نے ایک غلام کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ گھوڑے کے لیے چارہ لے کر آئے اور خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ غلام نے آکر پوچھا: ربیع! آپ کا گھوڑا کہاں ہے؟ کہا: وہ تو چوری ہو گیا۔ غلام نے کہا: آپ کی موجودگی میں چوری ہو گیا؟ کہا: ہاں' دراصل میں اپنے رب سے مناجات میں مشغول تھا۔ میں نے سوچا چور اگر میری چوری کر رہا ہے تو میں تو اپنے رب کی چوری نہ کروں۔ پھر ربیع نے چور کے لیے اس طرح دعا کی: 'اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ غَنِيًّا فَاهْدِهِ وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنِهِ' ''یا اللہ! اگر وہ چور غنی ہے تو اس کو ہدایت نصیب فرما' اور اگر وہ فقیر ہے تو اس کو غنی کر دے۔'' یہ دعا انہوں نے تین مرتبہ مانگی۔ اندازہ کریں' چور ان کا گھوڑا چرا رہا ہے اور وہ اس کے لیے دعا کر رہے ہیں۔

ربیع' اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق رکھنے والے تھے۔ خوف خدا کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنی تربیت کے لیے گھر میں قبر کھود رکھی تھی۔ تذکیر موت کے لیے وہ کبھی کبھی اس قبر میں لیٹ جاتے' خود کو میت تصور کرتے پھر خود پر حسرت وندامت طاری کر کے یہ آیت پڑھتے: ﴿رَبِّ ارْجِعُونِ' لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ﴾ ''اے میرے رب! مجھے اس دنیا میں واپس بھیج دے جسے میں چھوڑ آیا ہوں؛ تاکہ میں کچھ نیک اعمال کرلوں۔'' پھر قبر سے نکلتے اور اپنے آپ سے کہتے: ہاں ربیع! اب تم ایک بار پھر دنیا میں واپس آ گئے ہو۔ اب نیک اعمال کرلو' ہوسکتا ہے تم پر رحم کیا جائے۔

ابراہیم تیمیؒ کہتے ہیں: میں نے بیس برس ربیع کی صحبت میں گزارے۔ اللہ کی قسم! ان بیس سالوں میں میں نے ان کی زبان سے ایک بھی لفظ ایسا نہیں سنا جس پر کوئی عیب لگایا جا سکتا ہو۔ ایک شخص ربیع کے پاس آیا اور کسی شخص کے نقائص بیان کرنے لگا۔ انہوں نے اس شخص سے کہا: کیا تم نے رومی عیسائیوں کے خلاف کبھی جنگ میں حصہ لیا ہے؟ کہنے لگا: نہیں۔ فرمانے لگے: کیا تم کبھی فارسی مجوسیوں کے خلاف لڑے ہو؟ کہا: نہیں۔ ربیع نے کہا: روم اور فارس تو تم سے امن میں ہیں' مگر تمہارا ایک مسلمان بھائی تم سے محفوظ نہیں۔ میرے ہاں سے اٹھ جاؤ۔

ربیع راتوں کو جاگتے اور کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ ان کی والدہ بیان کرتی ہیں: میں سو جاتی' اٹھتی تو دیکھتی کہ ربیع نماز پڑھ رہا ہے۔ پھر سو جاتی پھر اٹھتی تو دیکھتی کہ ربیع ابھی تک نماز پڑھ رہا ہے۔ ماں دیکھتی کہ اس کا لخت جگر مسلسل آہ و بکا میں مصروف ہے تو ممتا کے ہاتھوں مجبور ہو کر بیٹے سے کہہ اٹھتی: بیٹے! تم اتنی زیادہ مشقت اور اتنی زیادہ محنت کرتے ہو' کچھ دیر کے لیے سو جایا کرو۔ کچھ آرام بھی کر لیا کرو۔ ایک دن بیٹے کی محبت میں مغلوب ہو کر کہنے لگیں:

«يَا بُنَيَّ لَعَلَّكَ قَتَلْتَ قَتِيلًا» ''لگتا یوں ہے کہ تم نے کسی کو قتل کیا ہوا ہے اور اس گناہ کو معاف کروانے کے لیے اتنی زیادہ مشقت اور محنت کر رہے ہو؟'' ربیع جواب میں فرمانے لگے: ہاں' ہاں اماں جان! میں نے واقعی کسی کو قتل کیا ہے۔ والدہ کہنے لگیں: بیٹے! تو پھر ہمیں بتاؤ تم نے کسے قتل کیا ہے تاکہ ہم اس کے پاس جائیں اس سے قتل معاف کروالیں۔ اللہ کی قسم! اگر مقتول کے ورثاء تمہیں اس طرح روتے پیٹتے دیکھ لیں تو تم پر رحم کھاتے ہوئے تمہیں معاف کر دیں گے۔ ربیع کہنے لگے: اماں جان! جسے میں نے قتل کیا ہے وہ میرا اپنا نفس' میری جان ہی ہے۔ «قَتَلْتُهَا بِالذُّنُوبِ وَالْمَعَاصِي» ''میں نے اسے اپنے گناہوں اور معصیت کے ذریعے قتل کر رکھا ہے۔''

اللہ والے جب اللہ کی راہ پر چلتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں تو ان کو بعض اوقات آزمائش کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ربیع کی زندگی جو واقعہ اب ہم آپ کو سنانے جا رہے ہیں' اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں اور دانش رکھنے والوں کے لیے بہت سی عبرتیں ہیں۔ کوفہ میں بعض خبیث قسم کے لوگ ربیع کے ساتھ دشمنی رکھتے تھے۔ ان کے بعض حاسدین نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ ایسے لوگ صرف کوفہ ہی میں نہ تھے' بلکہ یہ ہر شہر اور ہر ملک میں ہوتے ہیں۔ یہ شیطان کے کارندے ہوتے ہیں' ان کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انسانوں کو جہنم کا ایندھن بنا دیں۔ ذرا تصور کریں کہ ربیع تیس سال کے نوجوان ہیں۔ خوبصورت اتنے کہ حسن و جمال میں یکتا ہیں۔ کوئی عورت ان کے چہرے پر نظر ڈالتی تو ان پر فریفتہ ہو جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ ربیع اپنے چہرے کے ایک حصے کو ڈھانپ کر رکھتے تاکہ عورتیں انہیں تنگ نہ کریں۔

بدقماش لوگوں نے ربیع کو فتنے میں ڈالنے کے لیے ایک بدکار عورت کا انتخاب کیا۔ اس سے کہا: یہ ایک ہزار دینار پکڑو۔ وہ کہنے لگی: اتنی بڑی رقم مجھے کس مقصد کے لیے دے رہے ہو؟ کہنے لگے: یہ مبلغ ربیع بن خثیم کے ایک بوسے کی قیمت ہے۔ بس وہ تمہارا ایک بوسہ لے لیں تو یہ ساری رقم تمہاری ہے۔ وہ تو بدکردار تھی' کہنے لگی: فکر نہ کرو' بات بوسے سے آگے تک جائے گی۔ ایک رات

باقی صفحہ 9 پر

آہ... ابو جی

مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ

تحریر: جناب حافظ محمد حسان سعید بھٹی

آہ!... میں آج اس شخصیت کے بارے میں تحریر لکھنا چاہ رہا ہوں جس کے بارے کبھی گمان بھی نہ گزرا تھا کہ جن کو جماعت اہل حدیث ہی نہیں بلکہ اہل علم کی کثیر تعداد جو چاہے دیو بندی ہوں، بریلوی ہوں، جماعت اسلامی کے افراد ہوں، چاہے اہل تشیع ہوں یا دیگر اہل خرد ہوں۔ ہمارے محترم بزرگ و عظیم اہل قلم، دانش ور، دنیائے صحافت کے بے تاج بادشاہ جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ جنھیں ہمارے خاندان کے سب افراد وخواتین ''ابو جی'' کے لقب سے یاد کرتے اور پکارتے تھے، کے آخری دنوں کی روداد لکھنا پڑے گی۔

انھوں نے ہمارے درمیان جس برکت ونور کا ہالہ بنا رکھا تھا اور جن کی برکت اور رحمت سے اکثر اہل علم کی زیارت وملاقات اور پھر ہمارے گھرانے کے افراد ان اہل علم کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے، آج وہ شخصیت یعنی ہمارے ابو جی مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کے متعلق قلم ساتھ نہیں دے رہا کہ انھیں مرحوم لکھوں۔

انہوں نے ہمارے درمیان جس برکت ونور کا ہالہ بنا رکھا تھا اور جن کی برکت اور رحمت سے اکثر اہل علم کی زیارت وملاقات اور پھر ہمارے گھرانے کے افراد ان اہل علم کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔

میرے والد گرامی جناب سعید احمد بھٹی کے بڑے بھائی جنھیں والد صاحب بھی ابو جی ہی کہا کرتے تھے۔ جو ہر وقت ابو جی کی خدمت میں ہی رہتے تھے۔ ابو جی کی رونق اور ان کی خوشبو بھلائے بھی ہم نہ بھلا سکیں گے۔

آج کچھ سطور لکھنے کی ہمت کر رہا ہوں کہ انھوں نے اپنی زندگی کی اکانوے بہاریں اس دنیائے رنگ وبو میں گزاریں، یوں تو انھوں نے اپنی زندگی کی آپ بیتی ''گزر گئی گزران'' تحریر فرمادی تھی۔ ان کی زندگی کے آخری چند روز جنھیں میں نے حیطۂ تحریر میں پیش کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

16 دسمبر 2015ء بروز پیر دوپہر تین بجے جب راقم یونیورسٹی سے گھر پہنچا، تو گھر داخل ہوتے ہی والدہ سے ابو جی کے بارے میں پوچھا کہ ابو جی کہاں گئے ہیں؟ والدہ نے کہا کہ آج ''الاعتصام'' کے دفتر میں میٹنگ تھی۔ بارہ بجے دفتر سے ایک شخص (سجاد صاحب) موٹر سائیکل پر آئے تھے، ابو جی ان کے ساتھ گئے ہیں۔

عصر کی نماز کے بعد ابو جی نے دفتر سے فون کیا تو راقم نے پوچھا کہ ابو جی! آپ نے گھر کب تک آنا ہے؟ کہنے لگے کہ تھوڑی دیر تک آرہا ہوں۔

چار بجے کے قریب ابو جی اکیلے گھر پہنچے تو میں نے عرض کیا، کیا آپ دفتر سے اکیلے آئے ہیں؟ کہنے لگے نہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی صاحب کے ساتھ آیا ہوں، وہ مجھے سڑک تک چھوڑ کر گئے ہیں۔ میں نے کہا ابو جی! آپ ڈاکٹر صاحب کو بھی ساتھ ہی گھر لے آتے۔ کہنے لگے: میں نے ان سے کہا تھا، لیکن ڈاکٹر حماد صاحب شدید نزلے میں گھرے ہوئے تھے، اس لیے وہ گھر نہیں آئے۔

تھوڑی دیر بعد جب میری والدہ نے چائے کا پوچھا تو کہنے لگے کہ تھوڑی دیر بعد پیوں گا، آج میری کمر میں درد ہے۔ والدہ نے کمر دباتے ہوئے کہا کہ ابو جی جب آپ دوائی کھائیں گے تو ان شاء اللہ درد ٹھیک ہو جائے گا۔ 11 ستمبر 2011ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دفتر 106۔ راوی روڈ پر ابو جی اور راقم ایک میٹنگ کے سلسلے میں رکشے پر جارہے تھے، ہم دفتر کے قریب ہی تھے کہ رکشہ الٹ گیا۔ جس سے ابو جی کا دایاں بازو فریکچر ہوگیا اور کمر میں بھی معمولی چوٹیں آئیں۔ بازو کے فریکچر ہونے کی وجہ سے کمر کی تکلیف کا احساس اس وقت تو نہ ہوا لیکن اس کے بعد ہر سال شدید سردی کے دنوں میں ابو جی کی کمر میں درد ہوتا تھا، جوں ہی سردی کی شدت میں کمی ہوتی تو الحمد للہ! ابو جی بالکل ٹھیک ہو جاتے اور سال کے باقی دنوں میں ایسا محسوس ہوتا، جیسے ابو جی کو کبھی کمر میں تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

بہر حال اسی وقت میرے والد گرامی ابو جی کے لیے وہ ادویات میڈیکل سٹور سے خرید لائے جو ڈاکٹر نے کمر درد کے لیے تجویز کر رکھی تھیں۔ ان ادویات کے استعمال سے وقتی طور پر کمر میں درد کی شدت کافی کم ہوگئی۔

17 دسمبر کی شام کو مولانا محمد داؤد غزنویؒ کے فرزند ارجمند جناب یحییٰ غزنوی صاحب گھر تشریف لائے تو ابو جی انھیں پرتپاک انداز سے ملے۔ دوران گفتگو جن کتابوں میں غزنوی علماء کا ذکر کیا گیا ہے، وہ دکھائیں اور کچھ کتب انھیں تحفتاً پیش کیں۔

17، 18 اور 19 دسمبر کو ابو جی کی صحت دن کے اوقات میں بالکل ٹھیک رہتی اور وہ اپنے معمول کے کام بھی سرانجام دیتے، لیکن بعض اوقات رات کے آخری پہر کمر میں درد کی وجہ سے سانس بھی اکھڑنے لگتا۔

20 دسمبر بروز اتوار صبح نو بجے ابو جی کو کمر میں شدید درد ہوئی تو راقم نے ان کے ذاتی معالج، معروف ماہر قلب اور مولانا معین الدین لکھویؒ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر زعیم الدین لکھوی صاحب کو فون کیا اور انھیں ابو جی کی کمر میں درد کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی عرض کی کہ درد کے ساتھ بعض اوقات سانس بھی اکھڑنے لگتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں اس وقت بہاول نگر جارہا ہوں، آپ میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی صاحب سے رابطہ کریں۔

راقم نے اسی وقت ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی صاحب کو فون کیا اور انھیں ابو جی کی صحت کے بارے میں بتایا۔ ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ میں کچھ ادویات کے نام لکھ کر آپ کو میسج کرتا ہوں، آپ یہ ادویات انھیں دیں اور ساتھ ہی کہا کہ میں کسی ہسپتال میں بیڈ کا انتظام بھی کرتا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق ادویات دیں تو ابو جی کے سانس اکھڑنے میں نمایاں کمی آگئی۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی صاحب کا دوبارہ فون آیا تو کہنے لگے کہ میں نے میو ہسپتال کی کارڈیالوجی وارڈ نمبر

دو میں بیڈ کا انتظام کروا دیا ہے، آپ بھٹی صاحب کو فوراً وہاں لے جائیں، میری ایم۔ ایس میو ہسپتال اور ڈیوٹی ڈاکٹر سے بات ہوگئی ہے۔

جب راقم نے ابو جی کو ڈاکٹر صاحب کا پیغام پہنچایا تو ازراہِ مزاح کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق دوا کھانے سے تو میری صحت ٹھیک ہوگئی ہے۔

بہرحال راقم اور میرے والد صاحب بارہ بجے رکشے پر ابو جی کو میو ہسپتال کی کارڈیالوجی وارڈ میں لے کر گئے۔ جب ہم متعلقہ وارڈ میں پہنچے تو ڈیوٹی ڈاکٹر ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ انھوں نے ابو جی کا تفصیلی معائنہ کیا اور کہا کہ شدید سردی کی وجہ سے اسحاق بھٹی صاحب کے سینے پر بلغم جمی ہوئی ہے اس لیے انھیں (Nebualize) کریں گے تو ٹھیک ہوجائیں گے۔ جب (Nebualize) کرنا شروع کیا تو ابو جی ڈاکٹر کو کہنے لگے کہ مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کو بھی زندگی کے آخری دنوں میں سانس کی تکلیف کی وجہ سے اسی طرح (Nebualize) کیا جاتا تھا۔ بہر حال (Nebualize) کرنے سے ابو جی کی صحت کافی بہتر ہوگئی۔ رات دس بجے میں نے اپنے والد محترم سے کہا کہ آپ اب گھر چلے جائیں، میں یہاں ٹھہر جاتا ہوں تو ابو جی فوراً بولے: نہیں۔ سعید! ادھر میرے پاس ہی رہے گا، حسان! تم گھر جا کر آرام کرو۔ جب میں وارڈ سے نکلنے لگا تو مجھے بلایا اور فرمانے لگے کہ میرے فلاں فلاں دوست کو فون کردو اور انھیں بتاؤ کہ میں ہسپتال میں داخل ہوں، میرے لیے خصوصی دعا کریں۔

رات گیارہ بجے راقم گھر پہنچا تو گھر والوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ابو جی کی صحت اب کافی بہتر ہے۔ ان شاء اللہ کل یا پرسوں ہم گھر آجائیں گے۔

21 دسمبر کی علی الصبح راقم اور محمد نعمان اسحاق (نواسہ مولانا محمد اسحاق بھٹی) گھر سے نکلنے لگے تو میرے والد گرامی کا فون آیا کہ ابو جی کہہ رہے ہیں کہ مطالعے کے لیے میری دو کتابیں (تذکرہ مولانا محی الدین لکھویؒ اور برصغیر کے اسلام میں اولین نقوش) بھی ساتھ لیتے آنا۔ ہم نے ناشتے کے ساتھ ان کتابوں کو بھی رکھ لیا، جب ہم وہاں پہنچے تو ابو جی بیٹھے ہوئے تھے اور ہمیں کہنے لگے کہ رات کے آخری پہر پھر مجھے کمر میں درد ہوا، لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب میں کافی بہتر ہوں۔

چوں کہ ابو جی جس وارڈ میں تھے وہاں مریض کے ساتھ لواحقین کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں تھی، لیکن وارڈ کی انتظامیہ نے میرے والد گرامی کو ایک کرسی دے دی تھی، جس پر بیٹھ کر ہی انھوں نے ساری رات گزاری۔ ہم نے ابو جی سے کہا: ابو جی! اب آپ انھیں گھر جانے دیں ہم آپ کے پاس ہی تو موجود ہیں۔ کہنے لگے نہیں، سعید! ادھر میرے پاس ہی رہے گا۔

دوپہر ایک بجے کے قریب ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی صاحب ابو جی کی عیادت کے لیے آئے تو ان کے ساتھ سینئر ڈاکٹرز بھی تھے۔ جن سے وہ کافی دیر مشورہ کرتے رہے۔ اسی دوران ڈاکٹر زعیم الدین لکھوی صاحب کا بھی راقم کو فون آیا' ابو جی کی صحت کے بارے میں پوچھنے کے بعد کہنے لگے کہ میں تھوڑی دیر تک بھٹی صاحب کے چیک اپ کے لیے آرہا ہوں۔ میں نے ابو جی کو بتایا تو بڑے خوش ہوئے اور ساتھ ہی پوچھنے لگے کہ کیا اسحاق وغیرہ (داماد اور ان کی بیٹی) بہاول نگر سے چل پڑے ہیں؟ راقم نے کہا جی ابو جی! وہ ان شاء اللہ چار بجے تک لاہور پہنچ جائیں گے۔ راقم نے ابو جی سے مزید کہا کہ اب آپ عصر کی نماز ادا کرلیں تو فرمانے لگے کہ میں نے تو عصر کی نماز پڑھ بھی لی ہے۔ ساڑھے تین بجے چچا طارق محمود بھٹی اور ان کی اہلیہ ابو جی کی عیادت کے لیے آئے تو ابو جی کی صحت بالکل ٹھیک لگ رہی تھی۔ دوران گفتگو ابو جی اخبار کے ایڈیٹوریل صفحے کا مطالعہ کرتے رہے۔

میں اور نعمان عصر کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو اسی اثناء میں ڈاکٹر زعیم الدین لکھوی صاحب بھی ابو جی کے چیک اپ کے لیے وارڈ میں پہنچ گئے، لیکن اس وقت ابو جی کا سانس اچانک اکھڑنے لگا۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے آتے ہی ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹرز کو کچھ ادویات تبدیل کرنے کو کہا اور اپنے بیٹے ڈاکٹر یحییٰ سے سانس کو بہتر کرنے والی مشین کو بازار سے منگوایا۔ ڈاکٹر زعیم صاحب کے اردگرد کئی ڈاکٹرز بھی جمع ہوگئے جو ابو جی کے سانس کو بہتر کرنے کے لیے ڈاکٹر زعیم صاحب کی مدد کر رہے تھے۔ سانس بہتر نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز نے ابو جی کو وینٹی لیٹر پر لگانے کا فیصلہ کیا، اس امید سے کہ اس سے ابو جی کا سانس بہتر ہوجائے گا۔

راقم ڈاکٹر زعیم الدین لکھوی صاحب کے ساتھ ہسپتال کی جس وارڈ میں بھی وینٹی لیٹرز موجود تھے وہاں گیا، لیکن کوئی وینٹی لیٹر ایسا نہیں تھا جس پر کوئی مریض نہ ہو۔ جس پر ڈاکٹر صاحب نے اپنے ذرائع استعمال کیے تو ہمیں ایک وینٹی لیٹر ہسپتال کی ایسٹ میڈیکل وارڈ سے ملا۔ جس پر فوری طور پر ہم نے ابو جی کو ایسٹ میڈیکل وارڈ میں شفٹ کیا۔ ڈاکٹرز نے فوری طور پر ابو جی کو وینٹی لیٹر پر لگا دیا۔ ابو جی کی طبیعت زیادہ خراب ہونے پر ڈاکٹر زعیم الدین لکھوی صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی صاحب کو بھی بلا لیا تھا، دونوں بھائی رات گئے تک ہمارے ساتھ رہے۔ اسی دوران میں بھائی جان اسحاق (داماد)، باجی (بیٹی)، میرا بڑا بھائی محمد لقمان سعید اور عویمر اسحاق (نواسہ) بھی ہسپتال پہنچ گئے۔

ہم ساری رات ہسپتال میں رہے۔ ڈاکٹرز وقفے وقفے سے ابو جی کا مسلسل چیک اپ کر رہے تھے۔ رات گئے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں اسلامیات کے پروفیسر ڈاکٹر رانا تنویر قاسم اور مکتبۃ السلفیہ کے مالک محمد حماد شاکر صاحب بھی ابو جی کی عیادت کے لیے ہسپتال پہنچے۔

22 دسمبر 2015ء کو جب فجر کی اذان شروع ہوئی تو ڈاکٹرز چیک اپ کر رہے تھے کہ اسی دوران ٹھیک صبح 5:30 بجے ابو جی ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابو جی (مولانا محمد اسحاق بھٹی) جنھیں دنیا مؤرخ اسلام، ذہبی دوراں اور شہسوار قلم جیسے القابات سے پکارتی تھی، علم اور عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے ہمارے خاندان میں بھی ''اتحاد واتفاق'' کی علامت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خاص وصف عطا کیا تھا کہ آپ ہر فرد سے اس کی ذہنی سطح پر آکر گفتگو کرتے، جس کی وجہ سے خاندان کا ہر فرد یہ سمجھتا تھا کہ ابو جی سب سے زیادہ پیار مجھ ہی سے کرتے ہیں۔ درست بات بھی یہی ہے کہ آپ خاندان کے ہر فرد سے بے حد محبت کرتے تھے۔

شاعر کی زبان میں ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں:

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

❀❀❀

فلپائن کا ایک داعی

تحریر: جناب ابوعکاشہ مجاہد

سعودی عرب میں دنیا کے چالیس سے زیادہ ممالک کے لوگ روزگار کے سلسلہ میں مقیم ہیں۔ ان میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ہر رنگ' نسل اور ہر مذہب کے لوگ شامل ہیں۔ حکومت سعودی عرب کے تعاون سے مملکت کے ہر شہر اور ہر قصبے میں مکاتب جالیات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ دفاتر بطور خاص ان لوگوں کے درمیان تبلیغ کا کام کرتے ہیں جو سعودی عرب میں مقیم ہیں' لیکن وہ دیگر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملک بھر میں ان مکاتب کی تعداد اب 250 سے اوپر ہو چکی ہے۔ ان دفاتر میں جائیں تو آپ کو بڑے بھرپور انداز میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ قہوہ' کھجوروں' چائے یا ٹھنڈے پانی سے آپ کی تواضع کی جاتی ہے۔ اسلام کے حوالے سے آپ کے ذہن میں کوئی اشکال ہے یا آپ کے پاس کوئی سوال ہے تو اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ مکاتب جالیات کے پاس مختلف زبانوں کے مترجمین اور دعاۃ موجود ہیں۔ جس زبان کا سائل آتا ہے اسے اس زبان کے داعی سے ملوایا جاتا ہے۔ بے شمار غیر مسلم ان مکاتب میں آتے ہیں۔ اسلام کے بارے میں اپنے شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہیں۔ انہیں بڑی حکمت سے جواب دیا جاتا ہے۔ داعی حضرات گھنٹوں ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ انہیں انہی کی زبان میں لٹریچر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات داعی ان کے پاس ان کے دفاتر یا گھروں میں چلے جاتے ہیں۔ وہ انہیں پورا وقت دیتے ہیں' ان کے ہر سوال کا جواب دیتے ہیں اور بالآخر وہ وقت بھی آتا ہے جب یہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ راقم الحروف کا ان مکاتب کے ساتھ تین عشروں سے تعلق ہے۔ ان دفاتر کے ذریعے اسلام میں داخل ہونے والوں کی سب سے بڑی تعداد فلپائن سے تعلق رکھتی ہے۔ ان کی تعداد بلاشبہ ہزاروں میں نہیں بلکہ اب تو لاکھوں تک جا پہنچی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے 30 سال پہلے ریاض میں بطحاء کے علاقے میں یہ دفتر قائم ہوا تھا۔ یہ دفتر مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ کے حکم اور ہدایت پر کھلا تھا۔ اس کے پہلے مدیر شیخ حمود اللاحم تھے۔ میری ان سے کتنی ہی ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک زمانے میں وہ فلپائن چلے گئے اور وہاں انہوں نے دعوتی سنٹر کھولا تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے بتایا تھا: عبدالمالک! ممکن ہے کسی دن تم سنو کہ فلپائن کی ایک بڑی آبادی نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا تھا کہ ایک ڈیڑھ صدی پہلے فلپائن پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ پھر ولندیزیوں نے فلپائن پر قبضہ کیا تو وہاں کے مسلمانوں کو زبردستی جبراً عیسائی بنایا گیا۔ اس مقصد کے لیے لالچ اور سختی دونوں طرح سے کام لیا گیا۔ اس لیے فلپائن کے لوگوں کے ذہن میں یہ بات موجود ہے کہ ان کے آباؤ اجداد مسلمان تھے۔ ریاض کے انڈسٹریل ایریا میں جو مکتب جالیات ہے اس میں نومسلم فلپینیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے بڑا عمدہ انتظام ہے۔

حکومت سعودی عرب کے تعاون سے مملکت کے ہر شہر اور ہر قصبے میں مکاتب جالیات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جو تبلیغ کا کام کرتے ہیں خصوصاً ان لوگوں کے لیے جو سعودی عرب میں مقیم ہیں' جبکہ وہ دیگر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔

گزشتہ ہفتے میرے ساتھ ایک بڑا خوب صورت واقعہ پیش آیا' وہ آپ کو سنانے کے بعد میرے پاس آپ کے لیے ایک فلپینی نومسلم داعی کا واقعہ ہے جو ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے۔

2 جنوری 2016 جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ میں حسب معمول ریاض سے 35 کلومیٹر کے فاصلہ پر راشد کیمپ میں جمعہ پڑھانے کے لیے حاضر ہوا۔ اس کیمپ میں پاکستانی اور ہندوستانی ورکرز کی خاصی بڑی تعداد رہتی ہے۔ کیمپ کے ایک جانب بہت بڑی مسجد ہے جس میں ہزار-بارہ سو سے لے کر 1400 تک لوگ جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔ میں خطبہ جمعہ کے لیے جب پہنچتا ہوں تو عموماً مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوتی ہے۔ بھولے بھالے سیدھے سادے لوگ' مزدوری کرنے والے دل کے بڑے صاف ہوتے ہیں۔ یہ تھوڑی سی تنخواہ پر بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ آج میں جمعہ پڑھا کر فارغ ہوا ہی تھا کہ میرے کان میں محمد افضل کہنے لگا: مجاہد صاحب! آج ایک شخص اسلام قبول کرنا چاہتا ہے۔ براہ کرم اس کو کلمہ پڑھا دیں۔ جماعت کے بعد میں کھڑا ہو گیا اور حاضرین سے کہا: ساتھیو! آپ کی کمپنی کا ایک ملازم مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ آپ سنتوں کی ادائیگی کے بعد تشریف رکھیں۔ میں نے حاضرین کے چہروں کو دیکھا۔ ان پر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ چہرے چمکنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ پینٹ شرٹ میں ملبوس قدرے چھوٹے قد کا ''ارجن'' کھڑا ہوا۔ میں نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ جواب ملا ''ارجن'' کہاں سے تعلق ہے؟ انڈیا کے الہ آباد کے قریب ایک گاؤں سے تعلق ہے۔ میرا مذہب ہندو تھا۔ میں یہاں پر اس کمپنی میں آیا تو دیکھا کہ میرے ساتھی مسلمان ہیں۔ میں ان کے اخلاق اور کردار سے بڑا متاثر ہوا۔ میں نے حاضرین سے پوچھا: کیا کوئی اس کے ساتھ کام کرتا ہے' یا اس کے کمرے میں رہتا ہے یا کوئی اسے جانتا ہے؟ حاضرین میں سے تین آدمی کھڑے ہو گئے۔ میرا اگلا سوال انہی تینوں سے تھا: ساتھیو! تم اسے جانتے ہو؟ کہنے لگے: جی ہاں! یہ ہمارے ساتھ ہی کام کرتا ہے۔ اسے ہندوستان سے آئے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری۔ میں نے انہیں اپنے پاس بلوالیا۔ اب میں نے اس سے پوچھا: کیا تم اپنی مرضی سے مسلمان ہو رہے ہو' یا تم پر کسی کا کوئی دباؤ ہے یا تمہیں کوئی لالچ دیا گیا ہے۔ کہنے لگا: نہیں جناب! ایسا کچھ نہیں۔ میرے اوپر نہ تو کسی کا کوئی دباؤ ہے' نہ ہی کسی نے مجھے مجبور کیا ہے اور نہ ہی کسی نے مجھے کوئی لالچ دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کے کپڑے صاف ستھرے تھے۔ سر کو دیکھا تو اس سے بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ آج اس نے غسل بھی کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کسی نہ کسی مسلمان بھائی نے

اسے بتایا ہوگا کہ اسلام قبول کرتے وقت غسل کرتے ہیں۔ کپڑے بھی صاف ستھرے اور دھلے ہوئے پہنتے ہیں۔

میرا اگلا سوال تھا: تمہاری تعلیم کیا ہے اور اس کمپنی میں کیا کام کرتے ہو؟ کہنے لگا: میں مڈل پاس ہوں اور یہاں بطور لیبر کام کرتا ہوں۔ ان سوالات کے دوران میں نے کوشش کی کہ اس کی نفسیات کا اندازہ لگا سکوں کہ وہ میرے سوالات کا درست جواب دے رہا ہے۔ سبحان اللہ! دین اسلام دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ میں کئی مرتبہ سوچتا ہوں کہ یوں تو ہم پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اور انعامات ہیں' مگر ان میں سب سے بڑا احسان' فضل اور انعام اسلام ہے۔ میں نے کہا: اب میں آپ کو کلمہ شہادت پڑھاتا ہوں۔ آپ میرے پیچھے پیچھے پڑھتے جائیں۔ 'أشهد أن لا إله إلا الله' وہ میرے پیچھے پڑھتا چلا گیا۔ اٹکتا ہوا..... آہستہ آہستہ..... وہ غلطی کرتا' اس کا تلفظ درست نہ تھا۔ میں ایک ایک لفظ بولنے لگا اور جب میں نے پورا کلمہ پڑھا 'وأشهد أن محمدا رسول الله' تو میرے جسم میں خوشی سے جھرجھری سی آ گئی۔ میں نے حاضرین سے پوچھا: اب اس کا اچھا سا نام تجویز کرتے ہیں کہ آج کے بعد اسے ارجن کی جگہ کیا کہیں گے۔ حاضرین نے میری طرف دیکھا۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو نام بڑے پسند ہیں: ایک عبداللہ اور دوسرا عبدالرحمٰن..... تو کیا خیال ہے اس کا نام عبداللہ نہ رکھ دیا جائے؟ حاضرین نے تو اتفاق کیا ہی تھا' میں نے اب سابقہ ارجن کی طرف دیکھا کہ وہ اس بارے میں کیا خیال رکھتا ہے۔ میں نے کہا: ہاں بھائی! تمہارا نام عبداللہ رکھ دیں۔ کہنے لگا: ٹھیک ہے۔ میں نے کہا: دیکھیے! آج یہ ارجن سے عبداللہ بن گیا ہے۔ میرے ذہن میں خیال آیا اور میں نے حاضرین سے کہا: ساتھی اس کو مبارک باد پیش کریں' اور گلے لگائیں اور اگر اسے کوئی تحفہ پیش کرنا چاہیں تو اس میں بھی حرج نہیں۔ اب تو جناب وہاں پر رش لگ گیا۔ ہر کوئی اسے گلے لگا رہا تھا۔ مبارک باد دے رہا تھا۔ میری اپنی باری بھی قدرے مشکل سے آئی۔ ساتھیوں نے اسے نقدی کی صورت میں ایک معقول رقم پیش کی۔ میں نے کہا: آج یہ شخص ہم سے بہتر ہے کہ اس کے گناہ اللہ کے فضل سے معاف ہو چکے ہیں۔ مجھے سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یاد آ گئے جنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔ آپ نے پوچھا: عمرو یہ کیا؟ کہنے لگے: مجھے اس بات کی گارنٹی چاہیے کہ میرے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: عمرو! تجھے معلوم نہیں «الإِسْلَامُ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ» ''اسلام قبول کرنے والے کے تمام سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔''

قارئین کرام! میں نے اوپر مکاتب جالیات کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ یہاں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلم اسلام قبول کرتے ہیں۔ ایک قابل رشک شخصیت کا واقعہ مکاتب جالیات کے ایک مدیر نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ سعودی عرب میں اللہ کے فضل وکرم سے دعوت کا کام کتنے عمدہ طریقے سے ہو رہا ہے۔

مدیر مکتب جالیات سے سوال ہوا: محترم! آپ کے پاس بے شمار غیر مسلم آتے ہیں۔ یقیناً ان لوگوں کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کے پاس بڑے ہی مؤثر واقعات ہوں گے' مگر آج آپ ہمارے سامنے سب سے اہم اور بہترین قصہ بیان کیجیے۔

کلمہ طیبہ پڑھنے والا فلپینی آج بڑا خوش تھا۔ آج تک اس کی زندگی کا بڑا حصہ غیر اللہ کی عبادت کرتے گزرا تھا۔ اس نے اب تک غیر اللہ کو کتنے ہی سجدے کیے ہوں گے۔

کہنے لگے: میں ایک دن اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ میرے دفتر میں ایک فلپینی اسلام قبول کرنے کی غرض سے داخل ہوا۔ مجھے اس سے ملاقات کر کے بڑی خوشی ہوئی' کیونکہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ ہم ان لوگوں کے پاس خود چل کر جاتے ہیں' مگر یہ نوجوان تو از خود ہمارے پاس آیا تھا۔ میں نے دل ہی دل میں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ فلپینی نے سوال کیا: محترم! مجھے بتائیں کہ اگر کوئی شخص اسلام میں داخل ہونا چاہے تو اسے کیا کرنا ہوتا ہے؟ میں نے اسے اسلام کی چند ابتدائی چیزوں کے بارے میں بتانا شروع کیا حتی کہ میں نے کہا: تم اپنی زبان سے "لا إله إلا الله محمد رسول الله" کے کلمات کہو گے اور تم اسلام میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس نے اسی وقت کلمہ شہادت پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

میں نے اس سے کہا: تم میرے پیچھے پیچھے کہو: "أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا رسول الله" وہ میرے پیچھے ان کلمات کو دہراتا چلا گیا۔ اس کی زبان کپکپا رہی تھیں۔ لرز رہی تھی' اور وہ صحیح طرح الفاظ اپنی زبان سے نکال نہیں سکتا تھا' مگر اس کا شوق اور جذبہ دیکھنے کے لائق تھا۔ عموماً جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں ان پر اس آیت کریمہ کا اطلاق ہوتا ہے:

﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ﴾

''جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے' اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔''

کلمہ طیبہ پڑھنے والا فلپینی آج بڑا خوش تھا۔ آج تک اس کی زندگی کا بڑا حصہ غیر اللہ کی عبادت کرتے گزرا تھا۔ اس نے اب تک غیر اللہ کو کتنے ہی سجدے کیے ہوں گے۔ میں نے سوچا اس نے نجانے کتنے گناہ کیے ہوں گے' مگر آج اس کی خوش قسمتی کے کیا کہنے کہ آج نور ایمان اس کے دل میں جاگ اٹھا ہے اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آج اس کے گزشتہ تمام گناہ اور پاپ ختم ہو گئے ہیں۔

قارئین کرام! اس سے پہلے کہ میں آپ کو اس فلپینی کا قصہ سناؤں چند سوالات آپ سے کیوں نہ کروں۔

پہلا سوال: آپ کی عمر کتنی ہے؟

دوسرا سوال: آپ کب سے مسلمان ہیں؟

تیسرا سوال: آپ نے اللہ کے دین کے لیے اب تک کیا خدمات سرانجام دی ہیں؟

چوتھا سوال: کیا کبھی آپ اللہ کے دین کے لیے رات بھر جاگے ہیں؟

پانچواں سوال: زیادہ سے زیادہ آپ نے کتنی مدت مسجد میں گزاری ہے؟

چھٹا سوال: کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ آپ دین کی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے روئے ہوں۔ آپ کو قلق ہوا ہو کہ آپ اسلام کے لیے کوئی خدمت انجام نہیں دے سکے اور آپ کی آنکھوں میں ندامت کے آنسو ہوں۔

ساتواں سوال: اب تک اپنی کمائی میں سے اللہ کی راہ میں آپ کتنا خرچ کر چکے ہیں؟

آٹھواں، نواں اور دسواں سوالات کا یہ سلسلہ کبھی نہیں ختم ہوگا۔ واقعی ذرا ہم غور تو کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر کتنے انعامات کیے ہیں۔ ہم نے ان انعامات کے بدلہ میں اللہ کے دین کے لیے کیا کام کیا ہے؟

اس فلپینی نے اسلام قبول کر لیا، وہ بڑا ہی خوش تھا، دین سیکھ رہا تھا، مگر یہ کیا؟! دو تین روز گزرے تو اس کے ساتھ ایک اور فلپینی تھا۔ اس نے مکتب جالیات میں آ کر اس کا تعارف کروایا اور کہنے لگا: آج ہمارے اس بھائی نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اب تو ہر دوسرے تیسرے دن اس کی محنت کے نتیجے میں کوئی نہ کوئی نیا شخص مسلمان ہو رہا ہے۔ کوئی نرس یا ڈاکٹر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ صرف مرد ہی نہیں، بلکہ عورتیں بھی اس نیو مسلم کی دعوت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر رہی ہیں۔

ہم نے جب دیکھا کہ یہ دعوتی کاموں میں بہت آگے آگے ہے تو پھر ہم نے اسے اپنے دفتر میں باقاعدہ ملازمت دے دی۔ ہم نے اس کی کفالت بھی اپنے مکتب میں منتقل کروالی۔ اس کی کارکردگی میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وہ دین کے لیے بہت محنتی اور جذباتی تھا۔ اسے فخر تھا کہ وہ اسلام کا داعی ہے۔ اس نے بتایا کہ اسے رات کو نیند آتی ہے نہ دن کو آرام و سکون ملتا ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں جاتا اور اپنے ہم وطنوں کو تبلیغ کرتا۔ دفتر کی طرف سے اس کی ذمہ داریوں میں یہ محنت شامل نہ تھی، مگر اسے تبلیغ اور دعوت کا شوق چین لینے نہیں دیتا تھا۔

کچھ عرصہ گزرتا ہے تو دین کا یہ داعی چھٹی گزارنے فلپائن جاتا ہے۔ قارئین وہاں جانتے ہیں اس نے کیا کیا؟ اس نے وہاں اسلامی سکول کھولا۔ بعض سعودی لوگ اس کے اس سکول کو دیکھنے کے لیے فلپائن جاتے ہیں۔ انہیں اس کا کام بڑا ہی پسند آیا۔ وہ دعوت کا کام بڑے طریقے اور سلیقے سے کر رہا تھا۔ اس نے مدرسہ پر ایک ذمہ دار شخص کو اپنا نائب مقرر کیا اور سعودی عرب واپس آ گیا۔

یہاں آ کر وہ پھر دعوت کے کام میں مشغول ہو گیا۔ وہ صرف ایک جگہ نہیں، بلکہ مختلف جگہوں پر جاتا، وہاں لیکچر دیتا۔ ایک مرتبہ ریاض سے دور کسی دوسرے شہر میں ایک شیخ نے 300 فلپینی کارکن اکٹھے کیے اور انہیں دین اسلام کی تبلیغ کے لیے اس داعی کو بلوایا۔ اس سے کہا کہ ان کے سامنے اسلام کے محاسن اور اس کی خوبیاں بیان کرو۔ اس نے تقریر کرنا شروع کی، بڑی لمبی تقریر، کم و بیش دو گھنٹے تک وہ بولتا رہا۔

جیسے ہی وہ تقریر ختم کرتا ہے، تین فلپینی کھڑے ہوتے ہیں اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ اس فلپینی داعی کے کیا کہنے! اس کا صبر، جہد، محنت وہ مسلسل آگے بڑھتا رہا۔ لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتا رہا، پھر ایک دن ہمیں معلوم ہوا کہ اسے کینسر کا مرض لاحق ہے۔ اس کے پاؤں کے ایک انگوٹھے سے اس کا آغاز ہوا اور مرض بڑھتا چلا گیا۔ سعودی عرب کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اس کا انگوٹھا فوراً کاٹ دیا جائے ورنہ کینسر پھیلتا چلا جائے گا۔ اس سے پوچھا گیا: کیا تمہارا انگوٹھا کاٹ دیا جائے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا۔ اس کا آپریشن ہوا اور انگوٹھا کاٹ دیا گیا۔

قارئین کرام! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس نے دفتر سے، اور دعوت کے کام سے چھٹی لے لی ہوگی؟ نہیں! اس نے کوئی چھٹی نہیں لی۔ وہ بیماری میں بھی بدستور دعوت کا کام کرتا رہا۔

کچھ مدت گزری تو کینسر اس کے پاؤں تک پھیل گیا۔ ڈاکٹروں نے پاؤں کاٹنے کا مشورہ دیا۔ پھر ایک دن آیا جب اس کا پاؤں بھی کاٹ دیا گیا۔ ہم نے دیکھا اب اس کی تین ٹانگیں تھیں۔ تیسری ٹانگ اس کا عصا، اس کی لاٹھی تھی جس کا سہارا لے کر وہ چل رہا تھا۔ یہاں کیا بیماری اس کے کام میں رکاوٹ بنی؟ نہیں! ہرگز نہیں، بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ہمت کے ساتھ اپنی قوم کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے لگا۔ قدرت نے اس کی زبان میں تاثیر رکھی تھی۔ اس کے پاس بہت قوی دلائل تھے۔ وہ لوگوں کو بہت جلد قائل کر لیتا تھا۔ پھر ایک دن اس نے فلپائن جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس کی چھٹی منظور ہوگئی اور وہ اپنے وطن چلا گیا۔ وہاں پر اس نے کافی مدت پہلے سے سکول بنا رکھا تھا۔ وہاں پر بھی دعوت کا کام جاری رہا۔ اس کی ٹانگ کٹ چکی تھی، مگر اس کی دعوتی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہ آیا۔ وہاں کچھ ہفتے دعوت کا کام کر کے وہ پھر واپس سعودی عرب آ گیا۔

ہم نے اسے کہا: اب تمہیں اپنے وطن میں اپنے بچوں کے پاس رہنا چاہیے۔ اب تم واپس چلے جاؤ۔ کہنے لگا: نہیں جناب! آپ کی یہ مٹی بڑی زرخیز ہے۔ اس ملک میں مدتوں سے کام کرنے والے یہ فلپینی یہاں کے دینی ماحول سے بڑے مانوس اور متاثر ہیں۔ ان کے دل اسلام کے لیے نرم ہو چکے ہیں۔ اس لیے یہ لوگ جلد اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ وہاں فلپائن میں تو لوگ اسلام سے بہت دور ہیں۔ ان کا جلد اسلام قبول کرنا بے حد مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ پھر اس کی دعوتی سرگرمیاں مزید بہتر ہوتی چلی گئیں۔ ہمارا یہ داعی کینسر میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی اپنے مشن کو نہیں بھولا۔ جن لوگوں کے سامنے بڑے اہداف ہوتے ہیں، وہ اپنا سکون و چین بھول جاتے ہیں۔ ہمارا یہ دوست لوگوں کو جہنم سے آزاد کروانے کے مشن پر تھا جو انبیاء کا مشن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنے دین کا کام لیا۔ ہمارے اس داعی کے جسم میں کینسر پھیلتا چلا گیا اور بالآخر ایک دن وہ اپنے رب کے پاس چلا گیا۔

جی ہاں! وہ داعی، جو ہر وقت لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا۔ اسلام کے محاسن بیان کرتا تھا۔ ایک دن آیا جب وہ اپنی مختصر زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ «عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَكُمْ فِيهِ» اللہ تعالیٰ تمہارے اجر میں اور اضافہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس ساتھی کو بلندی درجات کی دعا ہے، مگر اس قسم کے لوگ ہدایت کے مینار ہوتے ہیں۔ امت میں سے ایسے لوگ ضرور ہونے چاہئیں جو لوگوں کو رشد و ہدایت کی طرف بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ ''اے چادر اوڑھنے والے میرے حبیب! اٹھیے اور لوگوں کو اپنے رب کے عذاب سے ڈرائیے۔'' زمانہ بلاشبہ ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے جو اسلام کی تعلیمات کو عام کر سکیں۔ ہمارا یہ فلپینی بھائی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

توسیع ہفت روزہ اہل حدیث

ہفتہ رفتہ میں محترم جناب مولانا عبدالستار انجم ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل شیخوپورہ نے 40 افراد کے نام ہفت روزہ ''اہل حدیث'' جاری کروائے اور مزید خدمت کی یقین دہانی بھی کروائی۔ ادارہ ان کی تحسین کرتا ہے۔ (ادارہ)

رد قادیانیت پر

علمائے اہلحدیث کی خدمات (قسط نمبر ۶)

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

مولانا عبدالرحیم، رحیم بخش بہاریؒ

مولانا عبدالرحیم، رحیم بخش بہاری علمائے محول میں سے تھے۔ حدیث کی تحصیل حضرت میاں صاحب دہلوی سے کی۔ بہت بڑے واعظ، مبلغ اور جلیل القدر عالم دین تھے۔ ۱۳۳۳ھ میں وفات پائی۔ قادیانیت کی تردید میں تین کتابیں لکھیں:

۸۷۔ دجال قادیانی:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے اس قول کی تردید ہے کہ قرآن وحدیث کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اُٹھائے گا۔ (صفحات: ۸، سن اشاعت: ۱۳۳۵ھ)

۸۸۔ آسمانی گولہ برمشن کرشن قادیانی:

یہ رسالہ ایک قادیانی اشتہار کے جواب میں ہے۔ اس اشتہار میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری پر طعن وتشنیع کی گئی تھی۔ (صفحات: ۸، سن اشاعت ندارد)

۸۹۔ مشن القادیانی فی اثبات الموت الطبعی لعیسیٰ بن مریم الرسول الربانی:

اس رسالہ میں مرزا غلام قادیانی کے ان اقوال کی تردید کی گئی ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور ان کے زندہ آسمان پر اُٹھانے کو قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ (صفحات: ۱۶، سن اشاعت: ۱۳۳۳ھ)

حاجی محمد اسحاق حنیفؒ:

بڑے فعال اور سماجی کارکن تھے۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا اور اپنے مسلک اہل حدیث میں بڑے پختہ تھے۔ قیام پاکستان سے قبل امرتسر سے ایک ماہنامہ رسالہ ''مبلغ'' نکالتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور میں مقیم ہوئے۔ جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کے ناظم نشر واشاعت بھی رہے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ کے دست راست تھے۔ ۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو لاہور میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں دو کتابیں لکھیں:

۹۰۔ اباطیل مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے ۳۳ جھوٹ مع حوالہ قادیانی کتب قلمبند کیے گئے ہیں۔ (صفحات: ۱۶، سن اشاعت: ۱۳۵۳ھ)

۹۱۔ بطلان مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی تحریروں اور اقوال امت مرزائیہ سے مرزا قادیانی کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔ (صفات: ۱۶، سن اشاعت: ۱۳۳۵ھ)

مولانا حافظ محمد گوندلویؒ

اپنے دور کے نامور عالم دین، مجتہد العصر، محدث دوراں، متکلم، معلم اور مصنف، جن کے علمی تبحر کا اعتراف علمائے عرب وعجم نے کیا ہے۔ نصف صدی سے زیادہ تفسیر، حدیث اور فقہ کا درس دیا۔ ۱۹۸۵ء میں گوجرانوالہ میں وفات پائی۔ قادیانیت کی تردید میں دو کتابیں لکھیں:

۹۲۔ ختم نبوت:

اس کتاب میں پہلے یہ بحث کی گئی ہے کہ کفر وتکفیر کا حکم کب لگتا ہے اور کس پر، اس کے بعد مرزا قادیانی کی دونوں پارٹیوں یعنی قادیانی ولاہوری کا فرق واضح کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت پر عقلی ونقلی دلائل سے روشنی ڈالی ہے۔ (صفحات: ۸۰، سن اشاعت ندارد)

۹۳۔ معیار نبوت:

اس کتاب کا ذکر مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی نے اپنی کتاب ''ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات'' صفحہ ۸۸ پر کیا ہے۔

مولانا محمد یوسف شمس فیض آبادی

پہلے شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے تھے، پھر بریلوی مسلک اختیار کیا اور آخر میں عامل بالحدیث ہو گئے۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی سے مستفیض تھے۔ شعر وسخن کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ مولانا محمد جونا گڑھیؒ کی تفسیر محمدی کی تقریب اشاعت پر ۳۹ اشعار کی مسدس لکھی۔ ۱۳۵۷ھ میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں دو کتابیں لکھیں:

۹۴۔ جوہر بے بہا در اہل بہا:

۹۵۔ آفتاب تحقیق:

مولانا نور حسین گرجاکھی

بہت بڑے مناظر اور جید عالم دین، پنجابی زبان کے نامور شاعر، بڑے متبع سنت اور نامور واعظ تھے ۱۹۵۲ء میں وفات پائی، قادیانیت کی تردید میں دو کتابیں لکھیں۔

۹۶۔ ختم نبوت از روئے آیات قرآنی، احادیث رسول حقانی واقوال مرزا قادیانی:

اس رسالہ میں ۴۰ آیات قرآنی، ۴۹ احادیث نبوی اور ۳۳ اقوال مرزا قادیانی سے ثابت کیا گیا ہے کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم اور آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔ (صفحات ۲۸، سن اشاعت: ۱۹۳۲ء)

۹۷۔ چودھویں صدی کا دجال:

یہ رسالہ مرزا قادیانی سے متعلق ہے، اس میں مرزا صاحب کی خرافات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مولانا محمد رفیق خاں پسروریؒ

موصوف مسلک اہل حدیث کے داعی، مناظر، واعظ، مقرر اور مصنف تھے۔ ان کے وعظ سے بے شمار لوگوں نے مسلک اہل حدیث قبول کیا۔ ۲۳ فروری ۱۹۷۷ء کو انتقال کیا۔ قادیانیوں کی تردید میں دو کتابیں لکھیں۔

۹۸۔ انتخاب الاربعین:

یہ کتاب ۴۰ احادیث کا مجموعہ ہے جو ختم نبوت سے متعلق ہیں، اس کے ساتھ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید اور سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات بھی لکھے ہیں۔

۹۹۔ ختم نبوت مع ایک ہزار روپیہ انعام:

اس کتاب میں بھی ۴۰ احادیث ختم نبوت مع ترجمہ وتشریح کے ہیں اور اس کے علاوہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی تردید کی گئی ہے۔ اس کتاب پر مصنف نے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا ہے جو کسی حدیث کا حوالہ غلط ثابت کرے۔ (صفحات: ۹۴، سن اشاعت: ۱۹۵۰ء)

.....

یادِ رفتگان

حضرت مولانا عبدالسمیع جعفری صادق پوری کا سانحہ ارتحال

تحریر: جناب مولانا محمد سکندر اصلاحی

دینی و جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ وامیر امارت اہل حدیث صادق پور پٹنہ (بہار انڈیا) بتاریخ ۲۰ ذو الحجہ ۱۴۳۶ھ بمطابق ۴ اکتوبر ۲۰۱۵ء شب سوموار تقریباً ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ پر ۷۹ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد اس دار فانی کو الوداع کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

صلوٰۃ جنازہ عیدگاہ باغ عبدالخبیر صندل پور پٹنہ میں ۱۰:۳۰ بجے دن میں ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ ان کے صاحبزادے عزیزم غازی سلمہٗ نے انجام دیا۔ محتاط اندازے کے مطابق مصلیان کی تعداد تقریباً ۳۰ ہزار تھی۔ وصیت کے مطابق ان کا جسد خاکی مرکزی جامع مسجد میر شکار ٹولہ پٹنہ کے پچھم جو خاندان صدق پور پٹنہ کا آبائی قبرستان ہے' اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کے قریب دفن کیا گیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی' فضیلت تک تعلیم مدرسہ اصلاح المسلمین ''پتھر کی'' مسجد پٹنہ میں حاصل کی' ندوۃ العلماء لکھنؤ سے عربی ادب میں تخصص کیا' اس کے بعد مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور بی اے کا کورس کیا۔

آپ ایک سلفی' جید عالم دین اور باکمال مقرر تھے' متانت وسنجیدگی' عاجزی وانکساری موصوفؒ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ دور حاضر کے علماء کرام میں جو خسا پایا جاتا ہے وہ ان میں نہیں تھا۔ آپ کی جدائی سے جماعت اہل حدیث کو بڑا جھٹکا لگا اور ایک خلا پیدا ہو گیا جس کی تلافی ممکن نظر نہیں آتی۔ ایسی عہد ساز شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ بڑی خاموشی کے ساتھ غریبوں' محتاجوں' بیواؤں کی مدد کیا کرتے تھے۔ موصوف سراپا ایثار واخلاص اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے' ان کی بے لوث خدمات ہمارے سامنے ہیں۔ ملت کے حساس' غیور اور قدر داں افراد برسہا برس تک ان کو یاد کریں گے۔ موصوف کی خوبیوں اور ان کی صلاحیتوں' دینی وملی خدمات کا اعتراف تمام ہندو پاک کے حساس اہل علم ودانشوروں کو ہے۔

مولانا عبدالسمیع جعفری صادق پوری رحمہ اللہ کی پوری زندگی دینی خدمت میں گزری' مولانا اپنی ذات میں خود ایک انجمن تھے' بہار اور بیرون بہار دعوتی سرگرمیوں کے روح رواں تھے۔ عبدالسمیع جعفری وہ نام ہے جو عزم محکم اور جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ انہوں نے وہ سارے کام کیے جو دوسروں نے نہیں کیے اور نہ وہ دوسروں کے بس کے تھے۔ لیکن جب انہوں نے راستہ بنا دیا تو اس پر چلنے والے ہزار پیدا ہو گئے۔ بڑھاپے میں بھی ان کا عزم جوانوں سے جوان تر تھا' ان کی مساعی اور جد وجہد کا کیا کہنا؟ دھوپ چھاؤں اور اتار چڑھاؤ زندگی میں آتے ہی رہتے ہیں' لیکن اپنے ہدف اور مقصد کو پانے کے لیے اس مرد مجاہد کا سفر جاری رہا۔ انہوں نے امارت اہل حدیث صادق پور پٹنہ بہار کو کیا دیا اور کیا نہ دیا یہ ان کی زندگی کا اہم باب ہے جسے ارباب بصیرت جانتے ہیں اسے کریدنے کی ضرورت نہیں۔

مولانا عبدالسمیع جعفری صادق پوری رحمہ اللہ کی پوری زندگی دینی خدمت میں گزری' مولانا اپنی ذات میں خود ایک انجمن تھے' بہار اور بیرون بہار دعوتی سرگرمیوں کے روح رواں تھے۔ عبدالسمیع جعفری وہ نام ہے جو عزم محکم اور جہد مسلسل سے عبارت ہے۔

آپ دودمان صادق پور پٹنہ کے چراغ تھے' جن کی امارت خود ساختہ نہیں تھی' اس کی جڑ کافی گہری ہے۔ اس امارت کا تعلق تیرہویں صدی ہجری کے مجدد السید احمد بن عرفان معروف بسید احمد شہید اور ان کے رفیق اعلیٰ وجانثار ساتھی الشیخ اسماعیل بن عبدالغنی بن ولی اللہ کی تحریک تجدید جہاد سے ہے۔ مجاہدین نے جنگ میں خوب معرکہ آرائیاں کیں' دل کھول کر داد شجاعت دی' قریب تھا کہ سارا پنجاب سرحد اسلامی نور سے جگمگانے لگتا اور ایک مرتبہ پھر خلافت راشدہ کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے آجاتا' لیکن برا ہو نسلی غرور اور قبائلی عصبیت کا جس نے اس تمام کیے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سید احمد شہید نے بالاکوٹ میں جام شہادت نوش فرمایا اور مولانا اسماعیل شہید بھی مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔

حادثہ فاجعہ بالاکوٹ ۲۴ ذوالقعدہ ۱۲۴۶ھ/ ۶ مئی ۱۸۳۱ء یوم جمعہ کو گیارہ اور بارہ بجے کے درمیان پیش آیا۔ بالاکوٹ کی سرزمین! تجھ پر اللہ کی ہزار رحمت کہ تیری خاک میں امت کی انمول اور قابل قدر شخصیات آسودہ خواب ہیں۔ اس دردناک واقعہ کے بعد تمام ملک پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔ جماعت تتر بتر ہو گئی' اچھے اچھوں کے قدم لڑکھڑا رہے تھے' جہاد کا سارا کام درہم برہم ہو چکا تھا کہ عظیم آباد پٹنہ کے محلہ صادق پور کے ایک فرد نے یہ گرتا ہوا علم اپنے ہاتھوں سے تھام لیا اور زندگی بھر اپنے سینے سے لگائے رکھا اور پھر اس ''فرد کامل'' کے بعد اس کے بھائیوں' بھتیجوں' عزیزوں اور ماننے والوں نے جس طرح اپنے خون دل سے اس نخل خزاں دیدہ کی آبیاری کی وہ اسلامی ہند کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔

سید احمد شہید رحمہ اللہ کے بعد مولانا ولایت علی صادق پوری رحمہ اللہ نے زمام قیادت اپنے ہاتھوں میں لی' آپ کا عہد زریں ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء سے شروع ہوتا ہے۔ آپ کا انتقال بہ عارضہ خناق ۲۲ محرم الحرام ۱۲۶۹/ ۵ نومبر ۱۸۵۲ء کو سوات کی سرزمین میں ۶۴ سال کی عمر میں ہوا اور مقام ستھانہ میں مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! امارت کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہا' یہاں تک کہ آٹھویں امیر حضرت مولانا عبدالخبیر صادق پوریؒ ہوئے۔ جن کا عہد ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء سے شروع ہوتا ہے اور ۷ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ/ ۳ نومبر ۱۹۷۳ء پر ختم ہوتا ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے لائق وفائق صالح اور ہونہار صاحبزادے استاد گرامی حضرت مولانا عبدالسمیع جعفری صادق پوری رحمہ اللہ نویں امیر ہوئے۔ (موصوف اس زمانہ میں مدینہ یونیورسٹی کے طالب علم تھے' آپ کی عدم موجودگی میں عبوری مدت کے لیے ڈاکٹر سید عبدالحفیظ سلفی در بھنگوی کو قائم مقام بنایا گیا تھا۔ آپ نے بھی بحسن خوبی اپنی ذمہ داری کو انجام

دیا۔)

مولانا عبدالسمیع جعفری صادق پوریؒ عبقری شخصیت کے مالک تھے' آپ اسلاف کے نمونہ اور اعلام کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔صلوٰۃ جنازہ میں فرزندان توحید کا سیلاب نظر آیا' ایسا اژدہام آپ کے والد ماجد عبدالجبیر صادقؒ کے جنازہ میں بھی نہیں تھا' یہ ان کے مقبول ہونے کی بین دلیل ہے۔ایسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے' ان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ ''ایک دھوپ تھی ساتھ گئی آفتاب کے۔''

ہر دشوار گزار موقع پر ملت کی رہنمائی کی' آپ کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ملت ایک عظیم قائد سے محروم ہوگئی۔امارت اہل حدیث صادق پور ہند پٹنہ بہار کے میر کارواں سرزمین ہند کی پہلی تحریک (میری مراد تحریک شہیدین کریمین سے ہے) کے نویں امیر حضرت مولانا عبدالسمیع جعفری صادق پوریؒ جن کی قیادت ملت اسلامیہ کے لیے باعث فخر سمجھی جاتی تھی' جن کے عزم وحوصلے' جرأت واستقلال' اصابت رائے اور علم تقویٰ اور للّٰہیت کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔آپ میں بہت سی خوبیاں تھیں جو اپنے ہم عصروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

آخر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کے علاوہ دیگر قائدین واحباب اور جماعتی وکارکنان آپ کی تمام جماعتی' مذہبی وتعلیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہیں کہ رب کریم مرحوم کی تمام نیکیوں کو قبول فرمائے' ان کی کوتاہیوں' لغزشوں کو معاف فرما کر اپنی رحمت سے ان کو نیکیوں میں بدل دے اور ان کو کروٹ کروٹ آرام نصیب فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے' پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین!

مسجد کا افتتاح

جامع مسجد ابوبکر صدیق اہلحدیث بگی بھری تحصیل عارفوالہ کا افتتاح' مؤرخہ 6 دسمبر بعد نماز ظہر ہوا جس میں مفصل خطاب مولانا حبیب الرحمٰن منظور نے کیا جبکہ ضلع پاکپتن کے مرکزی جمعیت کے ذمہ داران افتتاح میں شامل ہوئے جو زیر صدارت مولانا سردار علی سردار منعقد ہوا۔

منجانب: رائے محمد اسماعیل کھرل' صدر مسجد ہذا

سید عبدالحنان شاہ بھی فی ذمۃ اللہ۔اناللہ وانا الیہ راجعون!

لاہور.....مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے نائب امیر شیخ الحدیث سید عبدالحنان شاہ مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی نماز جنازہ حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔مولانا مبشر احمد مدنی' پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد' پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی' میاں محمد جمیل' حافظ عبدالغفار روپڑی' قاری محمد عزیر' مولانا ابراہیم میر محمدی' الشیخ جمیل الرحمٰن' مولانا پروفیسر نجیب اللہ طارق' مولانا نذیر احمد سبحانی' رانا محمد نصر اللہ خاں' حافظ احمد شاکر' قاری حفیظ مدنی' حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی' مولانا زبیر عقیل' قاری حفیظ الرحمٰن عامر' حافظ محمد ندیم' فخر الاسلام' مولانا ذوالفقار فاروقی' حافظ عمران تبسم' عطاء الرحمٰن حقانی' عمران مجاہد' عبدالرحیم قریشی اور مختلف طبقہ ہائے فکر کی مذہبی' سیاسی اور سماجی شخصیات سمیت لوگوں کی کثیر تعداد نے جنازے میں شرکت کی۔نماز جنازہ سے قبل قاری محمد عزیر نے مرحوم کی دینی' سماجی' رفاہی خدمات کا تذکرہ کیا اور انہیں اس پر خراج تحسین پیش کیا۔اللہ ان کی دینی ورفاہی خدمات کو قبول ومنظور فرمائے اور ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں بلند درجات عنایت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ دریں اثناء مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے' ملک محمد سلیمان' پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب ودیگر نے ان کی رہائش گاہ سبزہ زار سکیم لاہور میں جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے خصوصی دعا کی۔ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔(ادارہ)

حرمین شریفین کا تقدس ہر مسلمان کو عزیز ہے

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری نشر واشاعت مولانا عبدالاعلیٰ درانی نے کہا ہے کہ حرمین شریفین کا تقدس ہر مسلمان کو عزیز ہے اس بلد امین میں تخریب کاری اور دہشت گردی برداشت نہیں کی جا سکتی۔حکومت سعودی عرب کی خدمات اسلامی تاریخ میں بے مثال ہیں۔امن وامان کو برقرار رکھنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔اور اس کے تعزیری اقدامات کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔اور اس نام سے ہنگامہ آرائیاں، مظاہرے کر کے مخصوص طبقے کے مفادات کا تحفظ کرنا ایک غیر اخلاقی حرکت ہے۔انہوں نے کہا دنیا کو امن وامان کی جتنی ضرورت اس وقت ہے شاید کبھی نہ ہوئی ہوگی اور یہ قرآن وسنت کی بنیاد پر ہی ہو سکتی ہے خود ساختہ نظریات وافکار امت پر مسلط نہیں کیے جا سکتے۔صحابہ کرام اس کائنات کی انبیاء کے بعد سب سے محبوب اور قابل احترام ہستیاں ہیں ان کی توہین کسی بھی طور برداشت نہیں کی جا سکتی ان لوگوں کو جو اس قسم کی گھناؤنی باتیں کرتے ہیں پوری امت اسلامیہ کے احساسات کا خیال رکھنا چاہیئے۔مولنا عبدالاعلیٰ نے کہا اس امر میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان کو مکے اور مدینے سے حد درجہ عقیدت ہے اور ان سے تعلق رکھنے والوں سے بھی اسی طرح تعلق خاطر ہے جس کیلئے وہ ہر قربانی دینا اپنے ایمان کا جزو سمجھتے ہیں۔انہوں نے کہا ایرانی حکومت نے پچھلے سال میں 867 لوگوں کو سزائے موت دی جن میں مبینہ طور پر اہل سنت عقیدے کے لوگ تھے جنہیں سنیت پھیلانے کے جرم میں موت کے گھاٹ اتارا گیا اور ایک ایسی 26 سالہ خاتون کو بھی مار دیا گیا جس نے اپنی عزت بچاتے ہوئے حملہ آور کو غیر مرادی طور پر مارا تھا اس قسم کے ظلم کے باوجود دنیا کے کسی کونے میں ایرانی حکومت کے خلاف کسی نے مظاہرہ کیا نہ کسی ملک میں ایرانی سفارت خانے کو جلایا گیا لیکن عجب بات ہے کہ سعودی حکومت نے اپنے ایک شہری کو جرم ثابت ہو جانے پر سزا دی تو اس کے رد عمل میں تہران میں سعودی سفارتخانے کو جلا دیا گیا اور اپنا سفیر واپس بلا لیا گیا۔اس کی جتنی مذمت بھی کی جائے کم ہے۔

صاحبزادہ عمران عریف کا اعزاز

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ حافظ عمران عریف کو شہر کی تمام مذہبی جماعتوں کے قائم کردہ اتحاد ''متحدہ علماء ایکشن کمیٹی'' کا متفقہ طور پر کنوینر نامزد کیا گیا ہے، یاد رہے کہ اس کمیٹی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے علاوہ، جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت علمائے اسلام (ف) جماعت اسلامی، مجلس احرار اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، شیعہ علماء کونسل اور دیگر جماعتیں شامل ہیں۔متحدہ علماء ایکشن کمیٹی کے قیام کا مقصد دینی مدارس اور دینی جماعتوں کے خلاف نیشنل ایکشن پلان کی آڑ میں غیر قانونی اقدامات کے خلاف عوامی رائے عامہ کو منظم کرنا ہے۔اس کمیٹی کی سرپرستی امیر سٹی علامہ پروفیسر سعید کلیروی کے ساتھ بزرگ علماء مولانا زاہد الراشدی، اور مولانا خالد حسن مجددی کریں گے۔جبکہ مولانا محمد ابرار ظہیر کو رابطہ سیکرٹری نامزد کیا گیا ہے۔(محمد عمران مجاہد وٹو)

فیصل آباد کے ڈویژنل ناظمین تبلیغ ونشر واشاعت کا اجلاس

مورخہ 4فروری2016ء بروز جمعرات مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث شیخ کالونی فیصل آباد میں فیصل آباد ڈویژن کے ناظمین تبلیغ اور ناظمین نشر واشاعت کا اجلاس امیر سٹی حضرت حافظ عبدالرحمان آزاد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کے مہمانان خصوصی امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبد الستار حامد اور حضرت مولانا محمد طیب معاذ حفظہ اللہ تھے۔ اجلاس میں ناظم تبلیغ پنجاب مولانا مفتی کفائت اللہ شاکر حفظہ اللہ اور راقم الحروف نے بھی بطور ناظم نشر و اشاعت پنجاب شرکت کی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع چنیوٹ کے ناظم مولانا قاری محمد ایوب چنیوٹی اپنے ناظمین تبلیغ و ناظمین نشر و اشاعت کو لیکر اجلاس میں تشریف لائے۔ جبکہ ناظم سٹی مولانا حافظ اکبر جاوید اور صدر انجمن مسجد محمدی حاجی سعید احمد ملتانی نے اجلاس کی میزبانی کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالی ان احباب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

سینئر نائب امیر سٹی فیصل آباد علامہ عبد الصمد معاذ نے کلمات استقبال میں سٹی جمعیت اور انجمن محمدی مسجد کی طرف سے امیر پنجاب کا خصوصی شکریہ ادا کیا جو بیداری ملت کانفرنس کی کامیابی کے لئے مسلسل اور پیہم جدو جہد کر رہے ہیں، انہوں نے خطیب ایشیاء حضرت قاری عبد الحفیظ فیصل آبادی کا پیغام تہنیت بھی پہنچایا اور کانفرنس کی کامیابی کیلئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی بھی کروائی۔

راقم نے عرض کیا کہ ''شعبہ نشر واشاعت کسی بھی جماعت کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس شعبے سے وابستہ افراد جماعت کی عمارت کی وہ اینٹیں ہوتی ہیں جو ہوتی تو زیر زمیں ہیں مگر عمارت کی مضبوطی انہی اینٹوں پر ہوتی ہے۔ آپ دنیا کا بہترین سے بہترین کام کر لیں اگر اس کی نشر واشاعت نہیں کریں گے تو آپ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بقول مرحوم مولانا محمد اسحاق بھٹی ''اپنی شخصیت کو چھپانا کوئی تقویٰ نہیں'' اور اسی طرح اپنی کارکردگی کو چھپانا بھی کوئی نیکی نہیں۔ ہماری جماعت اپنے قیام کے روز اول سے لیکر آج تک تبلیغ، رفاہ اور سیاست کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ ہمارے قائدین ملکی سیاسیات میں باوقار اور با کردار نمائندگان کی پہچان رکھتے ہیں، خصوصاً قائد اہل حدیث علامہ پروفیسر ساجد میر کا تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین انتہائی احترام کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ آپ نے کبھی مفادات کی سیاست نہیں کی بلکہ آپ نے اقدار کی سیاست کو فروغ دیا۔ جماعت کی طرف سے ''پیغام ٹی وی'' کے اجراء نے دنیا بھر میں اسلام کی مصفی تعلیمات کی نشر و اشاعت کا اہتمام کیا ہے، جماعت کی پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان کے اہل حدیث کو کبھی شرمندگی نہیں ہوئی اور الحمد للہ! اس کے علاوہ رفاہی میدان میں جماعت کے پلیٹ فارم سے سیلاب زدگان ہوں یا زلزلہ متاثرین اربوں روپے کے پراجیکٹس اللہ کے فضل سے پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے ہیں''۔ قائدین نے تو اپنا کام کر دیا ہے، اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم عوام الناس تک ان باتوں کو پہنچائیں۔ بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کے حوالے سے ناظمین نشر واشاعت سے عرض کیا کہ آپ کے ڈویژن میں یہ کانفرنس اہل حدیث کی شان وآن کی مظہر ہونی چاہئے۔ اس مقصد کے لئے آپ اپنی اپنی تحصیل، شہر اور ضلعی سطح پر خوب کردار ادا کریں، سوشل میڈیا کے ذریعے اس کانفرنس کی تشہیر کریں، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو اس کانفرنس کی تشہیر کا ذریعہ بنائیں۔ اور آپ کے ضلع تحصیل یا شہر و گاؤں میں جتنے تبلیغی پروگرامز ہوں ان کی تفصیلی رپورٹس دفتر پنجاب میں ضرور بھجوائیں، میں امیر پنجاب سے عرض کروں گا کہ کانفرنس میں حسن کارکردگی ایوارڈ کا اعلان فرمائیں کہ جس دوست کی اچھی کارکردگی ہوگی اسے پنجاب جمعیت کی طرف سے انعام سے نوازا جائے گا۔ آپ کام کریں ان شاء اللہ آپ کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

ناظم تبلیغ مولانا مفتی کفائت اللہ شاکر نے اپنے خطاب میں ناظمین تبلیغ کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور فرمایا کہ ہماری جماعت بنیادی طور پر تبلیغی جماعت ہے، ہمارا دین تبلیغ ہی کے ذریعے پھیلا، ہمارے اکابرین نے بھی تبلیغ ہی کو ذریعہ بنایا اور آج ان کی مساعی جمیلہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلک اہل حدیث قریہ قریہ پھیل چکا ہے، کوئی بستی یا شہر ایسا نہیں جہاں اہل حدیث مسجد یا مدرسہ نہ موجود ہو۔ سالانہ کانفرنسیں ہمارے اکابر کی روایت رہی ہے اور ہم اس روایت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ 9اپریل کو فیصل آباد کے دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں ہونے والی بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دھوبی گھاٹ گراؤنڈ بہت بڑا ہے ہم اسے بھر نہیں سکتے' میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف سوچ ہی ہے ورنہ جب ہم تعداد میں بھی کم تھے، وسائل کی بھی قلت تھی تب دھوبی گھاٹ گراؤنڈ قرآن وسنت کے متوالوں سے بھر جاتا تھا' تو آج تو اللہ کا فضل ہے تو آج کیوں گراؤنڈ تنگی داماں کا شکوہ کناں نہ ہوگا۔ بس ہمیں اپنے کاموں کو مربوط کرنا ہوگا، منظم ہونا ہوگا، مفتی شاکر حفظہ اللہ نے ناظمین تبلیغ کو ہدایت کی کہ اس کانفرنس تک اپنے اپنے ضلع، تحصیل اور شہر سے لیکر گاؤں اور قریوں تک تبلیغی پرچم لیکر نکلیں۔ گھر گھر دعوت دیں، مسجد مسجد پہنچیں اور ہر اہل حدیث ہو یا غیر اہل حدیث، بیداری ملت کانفرنس کی دعوت پہنچائیں، یہی آپ کی بیداری کی علامت ہوگا، جو بعد میں پوری قوم کی بیداری کا سبب بنے گا۔

آخر میں مہمان خصوصی امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبد الستار حامد نے ناظمین تبلیغ ونشر و اشاعت کو پند و نصائح فرماتے ہوئے کہا کہ ''جماعت کسی ایک شخص کا نہ تو نام ہے اور نہ ہی ذمہ داری، جماعت ہم سب کا نام ہے، اور جماعت کے مشن کو آگے بڑھانا، دعوت کا عام کرنا، جماعت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ذمے مرکز کی سفارت کاری کا جو کام لگا ہے ہم اسے ایک ذمہ داری سمجھ کر ادا کر رہے ہیں، اور آپ کی بیداری اس بات کی علامت ہے کہ آپ بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں۔ مختصر نوٹس پر فیصل آباد کی تمام تحصیلوں اور دیگر ضلعوں وشہروں کے ناظمین تبلیغ و ناظمین نشر واشاعت کا یہاں تشریف لانا جہاں آپ کی عظیم قربانی وہاں میں ضلعی وشہری اور تحصیلی امراء و ناظمین کا بھی شکر گزار ہوں جن کہ توجہ سے آپ یہاں تشریف لائے۔ اب آپ کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے، کانفرنس میں کچھ وقت باقی نہیں، آپ پہلے بھی تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہے ہیں مگر موجودہ حالات میں اس ذمہ داری سے مزید توجہ سے حرکت فرمائیں۔ بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی ہم سب کی کامیابی ہے، اس کے لئے آپ جیسے بہترین مبلغ حضرات جب لوگوں کو ترغیب دیں گے تو یقیناً اس کا اثر ہوگا اور لوگ جوق در جوق کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اپنی اپنی سطح پر کانفرنس کی تشہیر کیجئے، تبلیغی پروگراموں کے ذریعے، اخباری بیانات کے ذریعے، اور انفرادی دعوتوں کے ذریعے۔ امیر پنجاب نے آخر میں ایک بار پھر سٹی فیصل آباد کے ذمہ داران اور خصوصاً بقیۃ السلف مولانا محمد طیب معاذ اور خطیب ایشیا مولانا قاری عبد الحفیظ فیصل آبادی اور انجمن مسجد محمدی کے صدر حاجی سعید احمد ملتانی کی وساطت سے تمام انجمن کا شکریہ ادا کیا۔ تمام شرکائے اجلاس کا بھی شکریہ ادا کیا جو مصروف زندگی میں سے وقت نکال کر محض اللہ کی رضاء کیلئے اجلاس میں تشریف لائے۔

اجلاس میں ڈویژن فیصل آباد کے تمام ضلعی وتحصیلی اور سٹی فیصل آباد کے تمام حلقہ جات کے ناظمین تبلیغ اور ناظمین نشر واشاعت نے شرکت کی۔

رپورٹ: مولانا محمد ابرار طہیر

اخبار الجماعۃ

سعودی عرب نے اسلامی اتحاد کا عظیم فریضہ سرانجام دیا ہے۔ حافظ مقصود احمد

سعودی عرب نے اسلامی اتحاد کا عظیم فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اسلامی اتحاد امت مسلمہ کی اشد ضرورت تھی۔ پوری اسلامی دنیا کی نگاہیں سعودی عرب پر مرکوز تھیں۔ یہ اتحاد امت مسلمہ کے دل کی آواز ہے، اس لیے اس موقع پر پورے اسلامی ممالک اس اتحاد کے جھنڈے تلے جمع ہیں۔ ان باتوں کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں اسلامی ممالک کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، لہذا اس انتشار کا بہترین حل ہے کہ امت مسلمہ اس اتحاد کے ذریعے اپنے اندر پیدا ہونے والے انتشار کو ختم کرے۔ پاکستان کی حکومت کا فیصلہ قابل تحسین ہے کہ اس نے امت مسلمہ کے اس عظیم اتحاد میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں میں فکری دہشت کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کئے جائیں کیونکہ عملی دہشت گردی اسی سے شروع ہوتی ہے۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ نوجوانوں کو صحیح راستہ دکھائیں اور صحیح راستے کی طرف ان کی رہنمائی کریں۔ انفرادی یا گروہی صورت میں ہتھیار اٹھانا یہ جہاد نہیں اور نہ ہی یہ کوئی اسلام کی خدمت ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے کیوں کہ اسلام نے جہاد کرنے کے لیے کچھ اصول وضوابط دیئے ہیں انہی کے مطابق جہاد کیا جاسکتا ہے۔ یہود ونصاری کا مقابلہ ہم بہتر پالیسیوں سے کر سکتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے اور ہتھیار اٹھانے کی وجہ سے پہلے بھی امت کو نقصان اٹھانا پڑا اور اس سے مسائل مزید الجھ گئے۔ (رپورٹ: ایم این اے سلفی۔ میڈیا سیل اسلام آباد)

احباب جماعت کی خدمت میں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!..... اہل باطل کی شبانہ روز کوششوں اور مسلمانوں کی حصول دنیا کے لیے دن رات مصروفیات نے انہیں دین سے اس قدر غافل کر دیا ہے کہ ایک بہت بڑی اکثریت فرائض کو چھوڑنے اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کو کوئی گناہ تک نہیں سمجھ رہی۔ اس بات کو ہر مسلمان اپنے گرد وپیش میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ ان حالات میں خاموش تماشائی بننا اللہ کے دربار میں سخت جوابدہی کا باعث بن سکتا ہے۔ دعوت وتبلیغ کا کام بنیادی طور پر اگرچہ علماء کرام کے ذمہ ہی ہے۔ لیکن عام مسلمان بھی علماء کی زیر نگرانی اس فریضہ سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ والی آیت ﴿بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً﴾ حدیث میں ہر ہر مسلمان کو دعوت الی اللہ کے کام میں مشغول ہونے کو کہا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ پچیس سال سے گوجرانوالہ شہر میں اس بات کی کوشش کی جارہی ہے جس کا بہت فائدہ محسوس ہوا ہے کہ مسلمانوں سے 3 دن، دس دن یا زیادہ اوقات لے کر انہیں جماعتوں کی شکل میں 10، 12 افراد کو بھیجا جائے ایسا کرنے سے ان کی عملی زندگی میں بہت بہتری بھی آرہی ہے اور دعوت دینے کا جذبہ بھی بڑھ رہا ہے یہ ترتیب محنت ابتداء میں حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ نے شروع فرمائی تھی۔ اس سلسلہ میں مؤرخہ 24، 25، 26 فروری 2016ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ ایک اجتماع منعقد ہو رہا ہے یہ اجتماع تبلیغی مرکز مسجد محمد رسول اللہ نمبر مارکیٹ نزد عالم چوک گوجرانوالہ میں ہوگا۔ آپ حضرات کی شرکت اور رہنمائی کی ہمیں ہر وقت ضرورت ہے تاکہ اس دعوتی کام کو بہتر سے بہتر اور مؤثر سے مؤثر انداز میں چلایا جاسکے اور امت مسلمہ پورے دین پر چلنے والی اور پوری دنیا کے انسانوں کو پورے دین کی دعوت دینے والی بن جائے اور یہ کام علماء کرام کی سرپرستی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ آپ حضرات قبولیت کے اوقات میں ہمارے لیے دعائیں بھی فرمائیں کہ اللہ پاک ہمیں آپس کی محبت، قدردانی اور خیر خواہی کے جذبے سے اخلاص کے ساتھ قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! آپ کے مشفقانہ اور خیر خواہانہ جواب کا انتظار رہے گا اجتماع سے پہلے جمعہ میں اپنے ہاں اس بات کی ترغیب اور اعلان بھی فرما دیا جائے تو بہت شفقت ہوگی دوبارہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

نوٹ: تبلیغی مرکز مسجد محمد رسول اللہ نمبر مارکیٹ گوجرانوالہ میں ہر جمعرات کو عصر تا اشراق ایمان ویقین اور دعوت سیکھنے کے ماحول میں حاضر ہونے کی بھی ترغیب چلائی جائے۔

پتہ خط وکتابت: مرکز العلوم الاثریہ گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

آپ کا بھائی حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ

مسجد محمد رسول اللہ تبلیغی مرکز نمبر مارکیٹ نزد عالم چوک گوجرانوالہ

بہاولنگر مرکزی شوریٰ کا سہ ماہی اجلاس

مؤرخہ 24 جنوری 2016ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع بہاولنگر کی مرکزی شوریٰ کا سہ ماہی اجلاس زیر صدارت قاری عبدالحمید صدیقی امیر ضلع، تحصیل فورٹ عباس منعقد ہوا جس میں چند امور طے پائے۔ ① جماعتی رابطہ پر زور دیا جائے۔ ② 20 مارچ کو ضلعی طور پر کارکنان کی تربیتی ورکشاپ منعقد کی جائے۔ ③ جماعتی آرگن ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کی اشاعتی مہم کو مزید آگے بڑھایا جائے۔ ④ ضلع بھر میں مختلف مقامات پر ہفتہ وار اور ماہانہ دروس کا اہتمام کیا جائے۔

منجانب: پروفیسر عبدالرحمن شارق، ناظم بہاولنگر

تنظیمی دورہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد کے ناظم ڈاکٹر طارق عباس چوہدری، تحصیل امیر قاری محمد ارشد اور تحصیل ناظم فیصل آباد محمد سعید انصاری نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام 9 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بیداری ملت ڈویژنل اہل حدیث کانفرنس کے سلسلہ میں گوجرہ کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے گوجرہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ ودیگر ذمہ داران محمد سرفراز حسن، عابد الرحمن رندھاوا، حافظ عبدالباسط سے ملاقات کی اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے بھرپور عوامی رابطہ مہم شروع کرنے پر زور دیا۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

اتباع رسولؐ ہی خوشی کے اظہار کا ذریعہ ہے

ماہ ربیع الاول رسول اللہ کی آمد کے تقاضوں کی یاد دہانی کرواتا ہے۔ اتباع رسولؐ ہی درحقیقت خوشی کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے رہنما پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے بدوملہی کے گاؤں کوٹلی نوانیاں میں سیرت النبیؐ واستحکام پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سٹیج سیکرٹری کا فریضہ مرکزی جمعیت اہل حدیث بدوملہی کے ناظم نذیر احمد اسد سندھو نے ادا کیا۔ کانفرنس کے میزبان چوہدری خالد محمود باجوہ تھے۔ کانفرنس سے حافظ شاہد محمود ربانی، قاری احمد حسن ساجد اور مولانا سیف اللہ خالد ملتانی نے بھی خطاب کیا۔ اختتام پر تمام حاضرین کی پرتکلف ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ (ناصر حکیم بھٹی)

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد محمدی اہل حدیث فیصل ٹاؤن مانانوالہ ضلع شیخوپورہ میں مولانا قاری فقیر اللہ مجاہد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث مانانوالہ ارشاد فرمائیں گے۔ اسی تاریخ کو جامع مسجد ابوبکر صدیق مال چک میں مولانا قاری عبدالرزاق ثانی خطیب مانانوالہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔ **26 فروری کا جمعہ**

منجانب: عبدالستار انجم، ناظم تحصیل شیخوپورہ

قرآن وسنت کانفرنس موروسندھ

24 جنوری 2016ء کو بعد نماز عشاء جامع مسجد اللہ والی ومدرسہ دارالقرآن والحدیث موروضلع نوشہرو فیروز میں قرآن وسنت کانفرنس زیرانتظام مرکزی جمعیت اہل حدیث موروسٹی منعقد ہوئی۔ جس میں جناب مفتی محمد یوسف قصوری امیر سندھ' ناظم پروفیسر محمد ابراہیم طارق اور مقامی علماء کرام نے خطابات فرمائے۔ بعد میں پانچ حفاظ کرام کی دستار بندی کی گئی۔

منجانب: محمد یونس عتیق' ناظم تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ

ترجمۃ القرآن کی کلاس کا اجراء

مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر کوٹ رادھا کشن کے زیراہتمام جامع مسجد اعجاز الاسلام میں ترجمۃ القرآن کی کلاس کا اجراء بعد نماز فجر کردیا گیا ہے۔ تدریس کے فرائض حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی انجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کو شرف قبولیت سے نوازدے۔ آمین!

منجانب: میاں خالد سیف اللہ' امیر سٹی کوٹ رادھا کشن

اہل حدیث سیرت النبیؐ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس تحصیل شاہکوٹ کے زیراہتمام 25 دسمبر 2015ء کو مسجد طبی والی سٹی شاہکوٹ میں عظیم الشان سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا یوسف پسروری' محمد شہباز بھٹی' حکیم عرفان اللہ طاہر اور حافظ زکریا ساجد (پنواں) نے بڑے شاندار خطابات کیے۔

منجانب: مرکزی جمعیت اہل حدیث شاہکوٹ

خطبہ جمعۃ المبارک

مؤرخہ 22 جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ جامع مسجد ابوبکر صدیق اہلحدیث بگی بھری ضلع پاکپتن میں مولانا حبیب الرحمٰن منظور نے سیرت النبیؐ کے عنوان پر پڑھایا' سینکڑوں لوگوں کو حُبِ رسولؐ میں اشکبار کیا۔ چوہدری عبدالغفار گجر ممبر مساجد کمیٹی ضلع پاکپتن' حافظ عبدالتواب بھٹی' مولانا محمد حسین بھٹی' محمد احمد جوئیہ اور علاقہ بھر سے معززین نے شرکت فرمائی۔

منجانب: رائے محمد اسماعیل کھرل' صدر مسجد ہذا

خطبات جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث مانانوالہ کے زیراہتمام جامعہ محمدیہ اہل حدیث مانانوالہ میں 19 فروری کا خطبہ جمعۃ المبارک قاری محمد عطاء اللہ السبیل حفظہ اللہ اور 26 فروری کا خطبہ جمعۃ المبارک پروفیسر مولانا امین الرحمٰن صاحب ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: (مولانا) فقیر اللہ مجاہد مانانوالہ (شیخوپورہ)

''نوید ضیاء'' کا ''مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ نمبر''

مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ کے دنیا سے جانے کے بعد ضرورت اس امر کی تھی کہ ان کی زندگی بھر کی جہود جلیلہ ومساعی جمیلہ کو مربوط اور منظم انداز میں نسل نو کے لیے محفوظ کیا جائے۔ اس معاملے میں ہمارے بھائی مولانا محمد ابرار ظہیر نے پہلا قدم اٹھایا اور شاندار اٹھایا۔ بلامبالغہ وہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے اخبار ہفت روزہ نوید ضیاء کا ایک شمارہ مولانا محمد اسحاق بھٹی کے لیے خاص کیا۔ ''نوید ضیاء'' کا ''مولانا محمد اسحاق بھٹی نمبر'' اپنی طباعت ومعیار کے لحاظ سے ایک گراں قدر کوشش ہے۔ ہم اس اشاعت خاص پر مولانا محمد ابرار ظہیر کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں' اللہ ان کی یہ کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب: حافظ عبدالشکور شیخوپوری

ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقویۃ الاسلام 4 شیش محل روڈ لاہور میں ماہانہ درس قرآن 15 فروری 2016ء بروز پیر بعد نماز مغرب حضرت مولانا پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں پونچھ روڈ لاہور ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ مستورات کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا اور حاضرین کے لیے بعد از درس قرآن تواضع بھی کی جائے گی۔

سید جنید غزنوی' مہتمم مدرسہ ہذا

قاری کے ضرورتمند متوجہ ہوں

ایک سنجیدہ اور مستند قاری صاحب ان دنوں فارغ ہیں۔ حفظ کلاس اور امامت کروا سکتے ہیں جہاں کہیں بھی ضرورت ہو درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

قاری محمد عمر: 0344-6919149

انتقال پرملال

ڈاکٹر ممتاز مغل سابق صدر AYF شاہکوٹ کے بہنوئی بھائی محمد یوسف مغل تین سال سے کینسر میں مبتلا تھے۔ 30 جنوری 2016ء کو اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ مرحوم کی بخشش فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: حکیم عرفان اللہ طاہر ناظم تحصیل شاہکوٹ

ضرورت رشتہ

بیٹا وکیل لاہور ہائی کورٹ کے لیے راجپوت دین دار' زمیندار گھرانہ سے خوب صورت' خوب سیرت دراز قد پڑھی لکھی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور' گوجرانوالہ' شیخوپورہ' قصور کے علاقوں سے والدین رابطہ کریں۔

رابطہ: رانا محمد انوار 0323-7206230

لیاقت پورہ میں سیرۃ النبیؐ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث لیاقت پور کے زیر اہتمام تیسویں سالانہ سیرت النبیؐ کانفرنس جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور میں منعقد ہوئی جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس کی ضلعی وتحصیلی قیادت نے شرکت کی۔ کانفرنس میں ملک بھر سے اہل حدیث کے نامور علماء کرام حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری' مولانا منظور احمد صاحب' قاری اسماعیل عتیق' حافظ محمد اسحاق اوکاڑوی صاحب اور حضرت مولانا حافظ عبدالحق حقانی صاحب اور شاعر اسلام منشاء قادری نے شرکت کر کے بارگاہ رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کیے' ہال سیرۃ النبیؐ کے شائقین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا' پروگرام سردی کی شدت کے باوجود ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ والحمد للہ علی ذلک!

انا للہ وانا الیہ راجعون!

آرمی آڈٹ آفیسر محمد ادریس صاحب کو صدمہ!

9 فروری 2016ء کی علی الصبح کو جناب محمد ادریس صاحب آرمی آڈٹ آفیسر راہوالی کینٹ گوجرانوالہ کے والد محترم غلام محمد صاحب طویل علالت اور پیرانہ سالی میں اپنے آبائی گاؤں دھاریوال میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی نیک سیرت' صوم وصلوٰۃ کے پابند' ملنسار اور صابر وشاکر انسان تھے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر مین قبرستان میں ادا کی گئی جس میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور اپنی رحمت سے جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے۔ آمین! ادارہ لواحقین کے صدمہ میں شریک اور ان کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ (ادارہ)

حاجی محمد ابراہیم (10/1AL) انتقال کر گئے

رینالہ خورد ضلع اوکاڑا کے معروف عالم دین اور مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی رینالہ خورد کے امیر' حضرت مولانا محمد اسلم صدیقی کے تایا جان اور سسر حاجی محمد ابراہیم 25 جنوری 2016ء بروز سوموار قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ اخلاق کے پیکر' مہمان نواز علماء

کے قدردان پابند صوم وصلوٰۃ اور صالح انسان تھے۔ آپ کے مولانا معین الدین لکھویؒ حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ صوفی عیش' مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی سے گہرے مراسم تھے۔ آپ کی پہلی نماز جنازہ لاہور میں چوک یتیم خانہ حمایت اسلام کالج میں ڈاکٹر حماد لکھوی نے پڑھائی جس میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دوسری نماز جنازہ مرحوم کے آبائی گاؤں چک نمبر 10/1AL اختر آباد میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے پڑھائی۔ جس میں علماء' تاجر حضرات اور مختلف تنظیموں کے سربراہوں' مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رینالہ خورد اور تحصیل دیپالپور کے ذمہ داران بھی شریک ہوئے اور بہت بڑا جنازہ تھا۔ مرحوم نے لواحقین میں 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو شرف قبولیت بخشے اور بشری کوتاہیوں سے درگزر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: محمد یونس عتیق' ناظم تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ

عبدالغفور انصاری گذشتہ روز انتقال کر گئے جن کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالقادر عثمان نے پڑھائی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنماؤں' ڈاکٹر محمد حسن' ملک محمد اسلم آزاد' محمد سرفراز حسن' اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے صدر ملک محمد ارشد و دیگر نے مرحوم کے انتقال پر اظہار تعزیت' مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن' ناظم نشرواشاعت تحصیل گوجرہ

مولانا عبدالرشید حنیفؒ سابق امیر ضلع جھنگ کے بھائی مولانا عبدالغفور 31 جنوری 2016ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم حافظ عبدالباسط جنجوعہ صدر AYF جھنگ کے چچا تھے۔ مرحوم نے عرصہ 30 سال جامع مسجد اہل حدیث سمن آباد میں امامت کے فرائض انجام دیے۔ مرحوم کی نماز جنازہ امیر ضلع جھنگ حافظ عبدالعلیم یزدانی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مذہبی' سماجی وسیاسی رہنماؤں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

منجانب: سیف اللہ جنجوعہ (وریام) ضلع جھنگ

گزشتہ روز مولانا حکیم محمد ادریس کی اہلیہ محترمہ مولانا حکیم عبدالقیوم' مولانا حافظ عبیدالرحمن کی ہمشیرہ محترمہ مختصر علالت کے بعد لاہور میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار واعلیٰ صفات کی مالکہ تھیں۔ نماز جنازہ مولانا محمد رمضان نے اکرم پارک گلبرگ میں پڑھائی جس میں علمائے کرام اور ہر مکتبہ فکر کے افراد نے شرکت کی اور محمد داود ناصر' مولانا محمد عبداللہ و دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت' صبر جمیل' بلندی درجات اور مغفرت کی دعا کی۔

شفیق الرحمن جنرل سیکرٹری AYF چک 136/10R

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

عمرہ

Govt. Lic 3968

پُرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش ادا کیجئے

28 21 15

یوم کے پیکج

تمام ایئر لائنز کی سستی ٹکٹیں حاصل کریں

ہیڈ آفس

حاجی محمود احمد قاسم 0300 4236407
حاجی ڈاکٹر محمد نعیم 0333 4194280
امان اللہ ربانی 0301 4966505

بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر
فاروق آباد
056 3877266

برانچ آفس

محمد یحییٰ مدنی 0333-0321 6662422
میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک
ستیانہ روڈ جھال فیصل آباد
041-8557315-16

برانچ آفس

قاری فاروق تبسم 0301 6837566 0334 4356170
حافظ عبدالسلام 0300 6596539
محمد سعید احمد 0301 6814942
زبیر پیڈے سنٹر بالمقابل علی میرج ہال کھدیاں خاص

انجمن جامع مسجد توحید رجسٹرڈ محلہ کٹڑہ مائی وزیر آباد کے زیر انتظام

حفظ القرآن مع مڈل عرصہ 3 سال

پرائمری پاس طلباء کیلئے
میٹرک درس نظامی عرصہ 5 سال

مڈل اور میٹرک کا امتحان بمطابق گوجرانوالہ بورڈ

ہاسٹل، کھانا، میڈیکل اور دری کتب بذمہ ادارہ

منفرد تعلیمی پروگرام کا دوسرا سال

انتہائی محدود نشستوں پر
داخلہ جاری ہے
پنجم جماعت کے امتحانی نتائج کا انتظار کرنیوالے طلباء بھی بشرط داخلہ لے سکتے ہیں

دیگر شعبہ
مدرسۃ البنات
ناظرہ قرآن مجید، ترجمہ قرآن حکیم
تصنیف و تالیف، دعوت و تبلیغ
سکولز، کالجز کے طلباء اور عوام الناس کی دینی واقفیت اور قرآنی علوم و معارف سے آگاہی کیلئے
ترجمہ کلاس

انجمن جامع مسجد توحید رجسٹرڈ محلہ کٹڑہ مائی وزیر آباد
055-6600392
0322-6262492
0333-4493175

asimgraphic@gmail.com 0321/0332/0302-4596975/0345-4519179 پرنٹنگ پریس عاصم گرافک پرنٹنگ پریس نزد مسجد عبداللہ غازی محمود والی چوک محمود محمد زبیر عابد

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا ئیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ریحان ربانی
0343-6007696

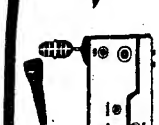

محمود لاؤڈ سپیکر

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

U.P.S امپورٹڈ بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا ئیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S کام اسپیکر بازار سے رعائتی خرید میں خدمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا ئیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

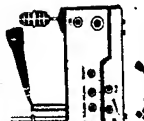

پروپرائٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فورکلر رنگین، خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

- نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔
- اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام
- نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات
- سورۂ فاتحہ خلف الامام
- اثباتِ رفع الیدین
- اثباتِ توحید (ایک سوال کی دس شکلیں)

تمام مسجد اہل حدیث کے منتظمین مذکورہ بالا مکمل سیٹ مفت منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

نوٹ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس وعدے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان 0333-8556473

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لائسنس نمبر 5282

حج وعمرہ سروسز میں با اعتماد نام

عمرہ کی بکنگ جاری ہے

جماعتی حضرات کے لیے خصوصی رعایت

2015-2016
حج وعمرہ سروسز

خوبصورت اور قریب ترین ائرکنڈیشنڈ ہوٹل کی رہائش

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیر ملکی ایئر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ

دبئی، ملائیشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ اور چائنہ کے وزٹ ویزے

14 21 دن کے معیاری پیکجز

چیف ایگزیکٹو
حافظ عبدالحفیظ مدنی
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0322-6662333
0302-4580611

آفس نمبر 8، فرسٹ فلور، 25۔ ابرار سینٹر وحدت روڈ لاہور

مینیجر: حماد مدنی
0333-4005913
042-37428459

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: Tell. 042-37729933 Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد
کے زیر اہتمام

علامہ بقیۃ السلف عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ
سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

زیر سرپرستی
فضیلۃ الشیخ حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد

حسن قرأۃ کانفرنس ان شاء اللہ

چھٹی سالانہ

مرکز اہلحدیث G-6/1 اسلام آباد

20 فروری 2016 بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب

زینت القراء
قاری عدنان نورپوری حفظہ اللہ
گوجرانوالہ
عالمی مقابلہ قرأت ایران میں تیسری پوزیشن حاصل

زینت القراء
قاری سعید اللہ سعید حفظہ اللہ
لاہور

زینت القراء
قاری ظریف رحمانی حفظہ اللہ
گوجرانوالہ

زینت القراء
قاری اسامہ شوکت حفظہ اللہ
لاہور

استاذ القراء
قاری عبداللطیف قریشی حفظہ اللہ
مرکز ہذا

شمس القراء
قاری عبدالسلام عزیزی حفظہ اللہ
لاہور

زینت القراء
قاری ظہیر احمد ہزاروی حفظہ اللہ

خصوصی خطاب

خصوصی خطاب

حافظ فضیلۃ الشیخ محمد شریف حفظہ اللہ تعالیٰ
استاذ العلماء
شیخ الحدیث والتفسیر
جامعہ سلفیہ، فیصل آباد

حضرت مولانا ابوبکر صدیق حفظہ اللہ
خطیب مرکز ہذا

بقیۃ السلف استاذ العلماء مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ
آف فیصل آباد

نوٹ
- نمازِ مغرب مرکز اہلحدیث G-6 میں ادا کریں
- شرکاء کیلئے کھانے کا انتظام ہوگا
- خواتین کے لیے پردے کا انتظام ہے

قاری اسامہ شوکت حفظہ اللہ نمازِ مغرب جب کہ قاری عبدالسلام عزیزی حفظہ اللہ نمازِ عشاء کی امامت کروائیں گے۔ ان شاء اللہ

مرکز ہذا میں شعبہ حفظ القرآن "اصوات الحرمین" میں محدود نشستوں پر داخلے جاری ہیں

- تین سالہ حفظ پروگرام
- ہر طالب علم کے لیے علیحدہ میز کرسی اور ضروری اشیاء کے لیے سیف
- تربیت یافتہ اساتذہ
- ایئر کنڈیشنڈ کلاس روم

آخری تاریخ 20 مارچ 2016 ہے

رابطہ
قاری عبدالحنان حامد پرنسپل
مولانا ابوبکر صدیق خطیب مرکز ہذا

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث و اہل حدیث یوتھ فورس G-6 اسلام آباد

رابطہ
051-2603975
0333-5113510
0300-5116713